میلادُالنّبی صلی اللہ علیہ وسلم
علامہ نور بخش توکلی
مصطفیٰ لائبریری
لاہور کینٹ

جناب سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارکہ وسلم کے
خصائص وفضائل اور میلاد وقیام کے دلائل نہایت دلچسپ انداز میں

عید میلاد النبی

(صلی اللہ علیہ وآلہ وبارکہ وسلم)

از

مولانا حاجی پروفیسر نور بخش حنفی نقشبندی توکلی

مُصطفٰی فاؤنڈیشن
۱۶۱، ای فاروق کالونی، والٹن، لاہور کینٹ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

سلسلہ اشاعت نمبر ۶۶

نام کتاب --------- عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم
مصنف --------- مولانا حاجی پروفیسر نور بخش حنفی نقشبندی توکلی
موضوع --------- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت رحمتِ عالم
کمپوزنگ --------- ورڈز میکر
صفحات --------- ۷۲
طابع --------- میاں جمیل پرنٹرز بلال گنج لاہور
تاریخ اشاعت --------- جمعرات ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ/ ۲۰ نومبر ۲۰۰۸ء
تعداد --------- ایک ہزار
بصد شکریہ ------- مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
ناشر --------- مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور کینٹ
زیر سرپرستی --------- محمد مقصود الحسن مرزا چیئرمین مصطفیٰ فاؤنڈیشن
ہدیہ --------- دعائے خیر بحق معاونین واراکین

نوٹ: شائقین مطالعہ ۳۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں

ملنے کے پتے

مصطفیٰ لائبریری

161/E فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ

5824921--0300-4273421--0333-4852534

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا وَ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ بَعَثَ رَحْمَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاتِّبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اَمَّا بَعْدُ! بندہ عاصی نور بخش حنفی نقشبندی توکلی برادرانِ اسلام کی خدمت میں گزارش پرواز ہے کہ ماہِ ربیع الاول ہمارے واسطے غایت درجے کی خوشی کا مہینہ ہے کیونکہ اس کی بارہویں تاریخ کو ہمارے آقا مولا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

خاتم پیغمبراں[1] پیدا ہوئے — افتخارِ انس وجاں پیدا ہوئے
وہ ہوئے پیدا کہ جن کے واسطے — سب زمین وآسماں پیدا ہوئے
جن کے آنے کی خبر موسیٰ[2] نے دی — وہ نبی[3] باعزوشاں پیدا ہوئے
تشنہ لب عیسیٰ[4] تھے جن کی بات کے — وہ لب کوثر نشاں پیدا ہوئے
اوّلین و آخریں کے پیشوا — مقتدائے مرسلاں[5] پیدا ہوئے
کیوں نہ ہو افلاک پر نازاں زمیں — مرجع قدسیاں پیدا ہوئے
ہے محمد[6] اور احمد[7] جن کا نام — وہ شفیع عاصیاں پیدا ہوئے
امتِ آخر زماں کے واسطے — موجب امن واماں پیدا ہوئے
اہلِ ایماں ہیں بہم گرمِ نوید — قاسمِ خلد وجناں پیدا ہوئے

مولود بہاریہ

حضور کے فضائل کا احاطہ طاقت بشری سے خارج ہے۔ ذیل میں ان کا صرف ایک شمّہ[8] ہدیہ ناظرین ہے۔

۱-۳-۵-۶-۷ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۲-۴ علیہ السلام ۸ تھوڑی مقدار- ذرا کم (ناشر)

۱۔حضور کا نور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا کیا

عبدالرزاق نے بالاسناد نقل کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَبْلَ الْاَشْيَاءِ قَالَ يَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ الحديث (شرح ابن حجر الهيتمي على متن الهمزيه فى مدح خير البريه)

ترجمہ: "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے خبر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے کونسی شئے پیدا کی آپ نے فرمایا: اے جابر تحقیق اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے اپنے نور سے تیرے نبی کا نور پیدا کیا۔"

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست
ہمہ نورہا پرتو نور اوست

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۔حضور کے تولّد شریف کے وقت قصر کسریٰ کے چودہ کنگرے گر پڑے اور آتشِ فارس بجھ گئی

دلائل حافظ ابی نعیم (متوفی ۴۳۰ھ) میں حدیث ہانی مخزومی میں جس کی عمر ڈیڑھ سو سال کی تھی مذکورہ ہے کہ: کسریٰ نے یہ واقعات دیکھ کر موبذان فارس سے ان کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ عرب کی طرف سے کوئی حادثہ وقوع میں آئے گا۔ تب کسریٰ نے نعمان بن منذر کو لکھا کہ میرے پاس عرب کے کسی عالم کو بھیج دو جو میرے سوالوں کا جواب دے۔ نعمان نے عبدالمسیح بن حیان کو بھیجا جب کسریٰ نے عبدالمسیح کو سب ماجرا کہہ سنایا تو اس نے جواب دیا کہ اس کا علم میرے ماموں سطیح کو ہے جو ملک شام کے مشرقی حصہ میں رہتا ہے اس پر کسریٰ نے عبدالمسیح کو ملک شام میں سطیح کے پاس بھیجا

جب عبدالمسیح وہاں پہنچا تو سطیح بسترِ مرگ پر پڑا ہوا تھا۔ عبدالمسیح کی طرف سر اٹھا کر اس نے الہام سے کہا:

عبد المسيح تهوى الى سطيح وقد ادنى على الضريح. بعثك ملك بنى ساسان. لا رتجاس الايوان. وخمود النيران. ورؤيا الموبذان. رأى ابلا صعابا تقود خيلا عرابا قد قطعت دجله وانتشرت فى بلاد فارس يا عبد المسيح اذا ظهرت التلاوة وغارت بحيرة ساوه. وخرج صاحب الهراوة. وفاض وادى السماوه. فليست الشام لسطيح بشام يملك منهم ملوك وملكات على عدد الشرافات وكلما هوآت ات

یعنی اے عبدالمسیح تو سطیح کے پاس آیا ہے حالانکہ وہ تو پاؤ در گور[۱] ہے تجھ کو بنی ساسان کے بادشاہ نے بھیجا ہے۔ کیونکہ اس کا محل ڈگمگا گیا ہے اور آگ بجھ گئی ہے اور موبذان نے خواب میں دیکھا ہے کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کے آگے آگے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے دجلہ کو عبور کیا اور بلاد فارس میں پھیل گئے۔ اے عبدالمسیح جب تلاوت ظاہر ہوگی اور بحیرہ ساوہ[۲] وہ جذب ہو جائے گا۔ اور صاحب عصا (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ظاہر ہو جائیں گے اور وادی سماوہ[۳] لبالب ہو جائے گی۔ تو ملک شام سطیح کے لئے شام نہ رہے گا۔ ان میں سے کنگروں کے عدد کے موافق بادشاہ اور ملکہ ہوں گی اور جو آنے والا ہے وہ آ کر رہے گا انتہی۔

یہ کہہ کر سطیح مر گیا جیسا اس نے کہا تھا ظہور میں آیا تو شیرواں سے یزدگرد تک چودہ ملک وملکہ تخت فارس پر بیٹھے پھر تمام فارس مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا

چو صیتش در افواہ دنیا فتاد
تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

۱؎ جس کے پاؤں اب قبر میں ہیں ۱۲ ۲؎ یہ بحیرہ جو ہمدان وقم کے درمیان تھا چھ میل لمبا اور اسی قدر چوڑا تھا، ایسے بڑے بحیرہ کا خشک ہو جانا منجملہ خوارق ہے۔ ۱۲ ۳؎ ساوہ ایک گاؤں تھا شام وکوفہ کے درمیان۔ ۱۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۳-حضور کا نسب شریف اللہ تعالیٰ نے آپکی خاطر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے والد ماجد تک اور حضرت حوا سے لے کر آپ کی والدہ ماجدہ تک ہر طرح کی آلودگی سے پاک رکھا

صحیح بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ فِي الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ

یعنی میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں سے مبعوث ہوا ایک قرن بعد دوسرے قرن کے یہاں تک کہ میں اس قرن سے ہوا جس سے کہ ہوا انتہی۔

حدیث مسلم میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو برگزیدہ کیا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو برگزیدہ بنایا۔

میں ان سب سے اچھا ہوں

اسی طرح ترمذی میں بسندِ حسن آیا کہ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا پس مجھ کو ان کے سب سے اچھے گروہ میں بنایا پھر قبیلوں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے قبیلے میں بنایا پھر گھروں کو چنا تو مجھے ان کے سب سے اچھے گھر میں پیدا کیا پس میں روح وذات اور اصل کے لحاظ سے ان سب سے اچھا ہوں۔

حافظ ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں بسند متصل نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَمْ يَلْتَقِ اَبَوَايَ فِيْ سِفَاحٍ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَنْقُلُنِيْ مِنْ

اَصْلَابٍ طَيِّبَةٍ اِلٰى اَرْحَامٍ طَاهِرَةٍ صَافِيًا مُهَذَّبًا لَا تَتَشَعَّبُ شُعْبَتَانِ اِلَّا كُنْتُ فِيْ خَيْرِهِمَا۔[1]

یعنی میرے ماں باپ زنا میں جمع نہیں ہوئے اللہ عزوجل مجھے پاک پشتوں سے پاک ارحام کی طرف صاف ومہذب نقل کرتا رہا کوئی دو گروہ جدا نہ ہوتے تھے مگر میں ان میں سے بہتر میں تھا انتہی۔

اسی مطلب کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے ہوتی ہے:

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ (پ۱۸ نور آیت ۲۶)

یعنی گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے اور ستھریاں ستھروں کے لئے اور ستھرے ستھریوں کے لئے۔ (کنزالایمان) انتہی۔

علاوہ بریں وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ (پ۱۹ شعراء ع۱۱) کی ایک تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے۔

ما زال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتقلب فی اصلاب الانبیاء حتی ولدته امه (درمنشور السیوطی)

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ کی والدہ نے آپ کو جنا انتہی۔

ماحصل اس تمام کا یہی ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ وامہات بدکاری وشرک کی آلودگی سے پاک رہے ہیں ان میں سے کوئی مشرک وکافر نہ تھا کیونکہ مشرک کے حق میں الفاظ مختار وطاہر وغیرہ کبھی استعمال نہیں کیے جاتے بلکہ اس پر نجس کا اطلاق ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (پ۱۰-توبہ-ع۴)

مشرک نرے ناپاک ہیں۔ (کنزالایمان)

---

[1] اس موضوع پر نفیس ترین تحقیق دیکھنے کیلئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی تصانیف شمول الاسلام پڑھیئے۔ (ناشر)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے اشعۃ اللمعات میں کیا اچھا لکھا ہے۔

اما آبائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشاں از آدم تا عبداللہ طاہر ومطہر اند از دنس کفر ورجس شرک چنانچہ فرمودہ آمدہ ام از اصلاب طاہرہ، ودلائل دیگر کہ متاخرین علمائے حدیث آنرا تحریر وتقریر نمودہ اند، ولعمری ایں علمے است کہ حق تعالیٰ سبحانہ مخصوص گردانیدہ است باایں متاخران را یعنی علم آنکہ آباواجداد شریف آنحضرت ہمہ بردین توحید واسلام بودہ اند، واز کلام متقدمین لائح میگرد دکلمات برخلاف آن (وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَخْتَصُّ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ) وخدا جزائے خیر دہد شیخ جلال الدین سیوطی را کہ دریں باب رسایل تصنیف کردہ است وافادہ واجادہ نمودہ ایں مدعا را ظاہر وباہر گردانیدہ است، وحاشا اللہ کہ ایں نور پاک را درجائے ظلمانی پلید نہد و درعرصات آخرت بہ تعذیب وتحقیر آباء اور اخزی ومخذول گرداند انتہی۔

حبیب خدا غایت خلق عالم
نسب بودہ اور اطہرز آدم
نگہداشت آبائے اور اخدا
زشرک وزکفر وزعار ر زنا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۴۔حضور دعوتِ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں

دعائے خلیل اللہ علیہ السلام قرآن مجید میں یوں وارد ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۲۹)

اے ہمارے رب! اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے۔ بے شک تو ہی ہے غالب وحکمت والا (کنزالایمان)

یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

(آل عمران آیت ۱۶۴)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرورت اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (کنزالایمان)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۵۔حضور بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں

چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہے:

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ پھر جب احمد ان کے

(الصف آیت ۶) پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے۔ (کنزالایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۶۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں

چنانچہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (پ۲۲۔ احزاب۔ آیت ۴۰)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے انتہی۔ (کنزالایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۷۔ حضور افضل الرسل ہیں

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (پ۳ شروع)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضل کیا۔ اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔ (کنزالایمان)

فائدہ: اس آیت میں رَفَعَ بَعْضَهُمْ سے مراد جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ مجاہد وعامر شعبی نے اس کی تفسیر کی ہے (درمنثور للسیوطی)

اس ابہام میں حضور کی بڑی فضیلت اور علو قدر ہے۔ کیونکہ اس میں اس امر کی شہادت ہے کہ حضور ایسے معروف ومتمیز[1] ہیں کہ کسی کو اشتباہ والتباس نہیں ہوسکتا دوسری جگہ یوں ارشاد ہوا۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ۔ (پ۷۔ انعام۔ آیت ۹۰) ترجمہ: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو۔

فائدہ: اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضور کی ذات بابرکات میں وہ تمام محاسن وفضائل جمع تھے جو اور پیغمبروں میں فرداً فرداً موجود تھے۔

آنچہ بنازندزاں دلبراں
جملہ تراہست وزیادت برآں

مشکوٰۃ شریف (باب فضائل سیّد المرسلین) میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے۔ ان اللہ فضل محمدا علی الانبیاء وعلی اہل السماء الحدیث یعنی تحقیق اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں پر اور آسمان والوں پر فضیلت دی ہے۔

امام رسل پیشوائے سبیل   امین خدا مہبط جبرئیل

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۸۔ حضور نبی الانبیاء ہیں ان کی شریعتیں حقیقت میں حضور کی شریعتیں ہیں عالم ارواح میں حضور دیگر انبیاء کی ارواح کی تربیت فرمایا کرتے تھے

ترمذی شریف میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے:

قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لك النبوۃ قال وادم بین الروح والجسد (صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی۔)

[1] مُتَمَیِّز یعنی جدا ہونے والا۔

حضور نے فرمایا کہ جس حال میں آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔
یعنی میں اس وقت نبی تھا جبکہ حضرت آدم کی روح نے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا
دوسری حدیث میں جو شرح السنہ میں مروی ہے۔

انی عند الله مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته
تحقیق میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا گیا حالانکہ آدم اپنی گل وسرشت میں زمین پر پڑے تھے۔

فائدہ: اس حدیث شرح السنہ کے تحت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے اشعۃ اللمعات میں یوں لکھا ہے

اینجا میگویند که از سبق نبوت آنحضرت چه مراد است اگر علم وتقدیر الٰہی است نبوت همه انبیاء را شامل است واگر بالفعل است آں خود در دنیا خواہد بود، جوابش آنست که مراد اظہار نبوت اوست صلی اللہ علیہ وسلم پیش از وجود عنصری وے در ملائکه وارواح چنانکه وارد شده است کتابت اسم شریف او برعرش وآسمانها وقصور بهشت وغرفه ہائے آں وبرسینہ ہائے حور العین وبرگہائے درختان جنت ودرخت طوبے وبر ابروہا وچشمہائے فرشتگان وبعضے از عرفا گفته اند که روح شریف وے صلی اللہ وسلم نبی بود در عالم ارواح که تربیت ارواح میکرد چنانکه دریں عالم بجسد شریف مربی اجساد بود وبه تحقیق ثابت شده است خلق ارواح قبل اجساد واللہ اعلم انتہی'

عارف موصوف نے فی الواقع بڑے مطلب کی بات کہی ہے چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے ایک رسالے میں لکھا ہے:

وقال السبکی هو مرسل الی کل من تقدم من الامم وغیرہ۔ قال فجمیع الانبیاء وامهم کلهم من امته۔ ومشمولون برسالته ونبوته۔ ولذلك یأتی عیسی فی آخر الزمان علی شریعته۔ فجمیع الشرائع التی جاء ت بها الانبیاء شرائعه

ومنسوبة الیه۔ فهو نبی الانبیاء وما جاؤابه الی امهم احکامه فی الازمنة المتقدمة علیه۔ هکذا قرره ذلك الامام الحبر الذی لاتکاد تسمع الاعصارله بنظیر وافر دله تالیفا مستقلاحقه ان یرقم علی السندس بالنضیر ویوافقه من النظم النضری قول الشرف البوصیری۔

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِهَا ... فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمٖ
فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ کَوَاکِبُهَا ... یُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ
وَکُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ ... غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ
وَوَاقِفُوْنَ لَدَیْهِ عِنْدَ حَدِّهِمٖ ... مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَکْلَةِ الْحِکَمِ

ترجمہ: امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام گزشتہ امتوں کی طرف مرسل ہیں پس تمام انبیاء اور ان کی امتیں سب آپ کی امت میں سے ہیں اور آپ کی رسالت ونبوت میں داخل ہیں اسی واسطے اخیر زمانے میں حضرت عیسٰی آپ کی شریعت پر آئیں گے۔ لہٰذا تمام شریعتیں جو انبیاء لائے ہیں وہ آپ کی شریعتیں ہیں' اور آپ کی طرف منسوب ہیں' پس آپ نبیوں کے نبی ہیں اور انبیاء جو کچھ امتوں کی طرف لائے وہ آپ سے پہلے زمانوں میں آپ کے احکام ہیں اس طرح بیان کیا ہے اس امر کو اس عالم امام (سبکی رحمۃ اللہ علیہ) نے کہ جس کی نظیر زمانے نہ سنیں گے اور اس مضمون پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا حق یہ ہے کہ بیش قیمت دیبا پر سونے کے ساتھ لکھی جائے اور اسی کے موافق ہے سنہری نظم میں سے امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول

''تمام آیات ومعجزات جو بزرگ رسول لائے وہ صرف آنحضرت کے نور سے ان کو پہنچے کیونکہ آپ فضیلت کے آفتاب ہیں اور وہ اس آفتاب کے ستارے ہیں جو انوار آفتاب کو لوگوں کے لئے تاریکیوں میں ظاہر کرتے ہیں اور سب انبیاء رسول اللہ کے سمندر سے چلو سے پانی پینے والے ہیں یا

آپ کی بارشوں سے منہ سے پینے والے ہیں۔ اور سب آپ کے پاس اپنی اپنی حد پر ٹھہرنے والے ہیں۔ وہ حد آپ کے علم کا ایک نقطہ یا آپ کی حکمتوں کی ایک شکل ہے انتہی۔"

علامہ ابن حجر ہیتمی نے شرح ہمزیہ میں لکھا ہے کہ وادم بین الروح والجسد سے مراد تقدیر الٰہی نہیں کیونکہ آپ کے سوا اور انبیاء بھی ایسے ہیں بلکہ اس سے مقصود اشارہ کرنا ہے اس امر کی طرف کہ آپ کی روح عالی کے لئے وصف نبوت عالم ارواح میں ثابت تھا جو دوسرے نبیوں کے لئے نہ تھا کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ روحیں دو ہزار برس اجسام سے پہلے پیدا کی گئیں اسی حقیقت کی تائید قرآن مجید کی آیت ذیل سے ہوتی ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(پ ۳- آل عمران- آیت ۸۲)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا: کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرا تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (کنزالایمان)

فائدہ: امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ اگر انبیاء اور ان کی امتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو پائیں تو آپ ان کی طرف مرسل ہیں۔ پس آپ کی نبوت و رسالت عام ہے تمام خلقت یعنی انبیاء اور ان کی

امتوں کو۔ حضرت آدم کے زمانے سے لے کر قیامت تک اور اس صورت میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وَاُرْسِلْتُ لِلنَّاسِ كَافَّةً میں داخل ہیں۔ اور انبیاء سے اس عہد کے لینے کی حکمت ان کو اور ان کی امتوں کو جتانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے اور ان کے نبی و رسول ہیں۔ یہ امر دنیا میں یوں ظاہر ہوا کہ شب معراج میں (بیت المقدس میں) آپ سب نبیوں کے امام بنے اور آخر زمانہ میں یوں ظاہر ہوگا کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اتر کر شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حکم کریں گے اور اپنی شریعت کے ساتھ فیصل نہ فرمائیں گے انتہی۔

اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے:

ولو کان موسیٰ حیا ماوسعه الا اتباعی (مشکوۃ۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنہ)

یعنی اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو سوائے میری پیروی کے ان کے لئے جائز نہ ہوتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۹- حضور تمام جن و انس کے رسول ہیں

چنانچہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

(پ ۲۲- سبا- آیت ۲۸)

اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔ (کنزالایمان)

دوسری جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ

(پ ۱۸- فرقان شروع)

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہے۔ (کنزالایمان)

حدیث مسلم میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً (مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین)

یعنی میں بھیجا گیا تمام مخلوقات کی طرف۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۰۔ حضور تمام بنی آدم کے سردار ہیں

چنانچہ حدیث مبارک میں ہے:

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع رواه مسلم (مشکوۃ۔ باب فضائل سید المرسلین)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں اور میں پہلا شخص ہوں جس کے لئے قبر پھٹ جائے گی اور پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا مقبول شفاعت ہوں اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۱۔ حضور تمام مخلوقات کے لئے رحمت ہیں

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (پ۱۷۔ انبیاء۔ آیت ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے

اس آیت میں لفظ عالمین شامل ہے تمام ملائک وجن وانس اور چرند وپرند ودرند وغیرہ مخلوقات کو پس حضور ان سب کے لئے رحمت ہیں۔

حضور کا فرشتوں کے لئے رحمت ہونا

۱۔ فرشتے حضور پر درود بھیجنے کے سبب موردِ رحمت الٰہی بنے رہتے ہیں کیونکہ حدیث مسلم میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

من صلى على واحدة صلى الله عليه عشرا (مشکوۃ۔ باب الصلوۃ علی النبی وفضلہا)

یعنی جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

۲۔ قاضی عیاض نے شفا میں ذکر کیا ہے:

حكى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال جبرئيل عليه السلام هل اصابك من هذه الرحمة شىء قال نعم كنت اخشى العاقبة فامنت لثناء الله تعالىٰ على بقوله عزوجل ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ۔

یعنی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا تجھ کو اس رحمت میں سے کچھ ملا ہے اس نے عرض کیا ہاں میں عاقبت سے ڈرتا تھا۔ مگر اب میں امن میں ہوگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے میری ثنا کی ہے۔ ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ۔ (پ۳۰۔ تکویر) ترجمہ: جو قوت والا ہے مالک عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے۔ امانت دار ہے۔

(کنز الایمان)

فائدہ: یہ سب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اوصاف ہیں۔

حضور کا مومنوں کے لئے رحمت ہونا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
(پ۱۱-توبہ آیت ۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔ (کنزالایمان)

فائدہ: اسی واسطے حضور نے اپنی امت کو دنیا میں کسی مقام پر فراموش نہیں فرمایا حتیٰ کہ شب معراج میں عرش پر اور مقام قاب قوسین میں بھی اپنی امت کو یاد فرمایا چنانچہ جب وہاں ارشاد الٰہی ہوا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
تو اس رحمۃ للعالمین نے اس فیض میں تمام انبیاء وملائک اور جن وانس میں سے تمام عباد صالحین کو شریک کر کے یوں فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

اور قیامت کے دن حضور بساط شفاعت بچھا کر یوں پکاریں گے۔

رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ

حضور کا کفار کے لئے رحمت ہونا

۱- پہلی امتوں میں نافرمانی پر عذاب الٰہی نازل ہوتا تھا مگر حضور کے وجود باوجود کی برکت سے کفار عذاب دنیوی سے محفوظ رہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (سورہ انفال۔ ع۴)

اور اس کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (کنزالایمان) بلکہ عذاب استیصال کفار سے تاقیامت مرفوع ہے۔

۲- عن ابی هريرة قال قيل يا رسول الله ادع على المشركين قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة رواه مسلم (مشكوة باب فی اخلاقه وشمائله صلی الله عليه وسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول

اللہ آپ مشرکین پر بددعا کریں آپ نے فرمایا میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے انتہی۔

فائدہ: بعض مشرکین پر جو حضور نے بددعا کی سو وہ بنا بر امتثال امر الٰہی تھا جیسا کہ بدر کے دن مشرکین قریش ہلاک ہوئے۔ فتدبر

۳- عن ابی هريرة قال جاء الطفيل بن عمرو الدوسی الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال ان دوسا قد هلكت عصت وابت فادع الله عليهم فظن الناس انه يدعو عليهم فقال اللهم اهد دوسا وائت بهم متفق عليه (مشكوة۔ باب مناقب قريش وذكر القبائل)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی (جنہیں جناب رسالت مآب نے قبیلہ دوس میں دعوت اسلام کے لئے بھیجا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا کیونکہ اس نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کر دیا پس آپ ان پر بددعا کریں لوگوں نے گمان کیا کہ حضور ان پر بددعا کرتے ہیں پس آپ نے فرمایا اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو لا (درانحالیکہ مسلمان ہوں) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴- عن جابر قال قالوا يا رسول الله احرقتنا نبال ثقيف فادع الله عليهم قال اللهم اهد ثقيفا رواه الترمذی (مشكوة باب مناقب قريش وذكر القبائل) ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو قبیلہ ثقیف کے تیروں نے جلا دیا آپ ان پر بددعا کریں۔ حضور نے فرمایا: اے اللہ تو قبیلہ ثقیف کو ہدایت دے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضور کے جمال باکمال کی یہ کیفیت تھی کہ جن پر اس کا پرتو پڑ گیا وہ نعمت اسلام سے مالا مال ہوکر دین کی پشت پناہ بن گئے۔

آمدہ عباس حرب از بہر کیں	بہر قمع احمد و استیز دیں
گشت دیں را تا قیامت پشت رو	درخلافت او و فرزندان او
آمدہ عمر بقصد مصطفےٰ	تیغ بربستہ لبے بیتا قہا
گشت اندر شرع امیر المؤمنین	پیشوا و مقتدائے اہل دیں

(مثنوی مولانا روم)

بعض کفار جو حضور پر ایمان نہ لائے سو یہ خود ان کا قصور تھا چنانچہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَتَرٰهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (پ ۹-اعراف-آیت ۱۹۸)

اور اگر تم انہیں راہ کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں اور تو انہیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں اور انہیں کچھ بھی نہیں سوجھتا۔ (کنزالایمان)

مولانا روم اسی مطلب کو تمثیلاً یوں فرماتے ہیں۔

گر درخت خشک باشد در مکاں	عیب آں از باد جاں افزاں
بادکار خویش کرد و بر و زید	آنکہ جانے داشت برجانش گزید
وانکہ جامد بود خود واقف نشد	وائے آں جانے کہ خود عارف نشد

حضور کا یتیموں ومساکین وبیوگان کے لئے رحمت ہونا

۱- عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الساعی علی الارملۃ والمساکین کالساعی فی سبیل اللہ واحسبہ قال کالقائم لا یفتر و کالصائم لا یفطر متفق علیہ

(مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوگان ومساکین پر خرچ کرنے والا راہ خدا میں خرچ کرنے والے کی مانند ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا بیوگان ومساکین پر خرچ کرنے والا مانند اس شب خیز کہ ہے جو سستی نہیں کرتا اور مانند روزہ رکھنے والے کی ہے جو افطار نہیں کرتا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲- عن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھکذا واشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینھما شیئا رواہ البخاری (مشکوۃ، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کا متکفل خواہ وہ یتیم اس کے رشتہ داروں میں سے ہو یا اجنبیوں میں سے ہو بہشت میں یوں ہوں گے اور آپ نے انگشت سبابہ وو سطےٰ کے ساتھ اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان کچھ کشادگی رکھی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے لئے رحمت ہونا

۱- زمانہ جاہلیت میں اہل عرب فقر وعار کے ڈر سے لڑکیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (پ۳۰-تکویر)

ترجمہ: اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی۔

(کنزالایمان)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس رسم بد کا ایسا قلع قمع ہوگیا کہ کسی دنیوی قانون سے ہرگز ممکن نہ تھا آپ نے فرمایا:

ان اللہ حرم علیکم عقوق الامھات ووادالبنات الحدیث

(مشکوۃ باب البر والصلہ)

یعنی اللہ نے تم پر حرام کر دیا ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا۔

۲- قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ

(پ ۸- آیہ اخیر ربع)

ترجمہ: بیشک خراب ہوئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد نادانی سے بن سمجھے مار ڈالی اور حرام ٹھہرایا جو اللہ نے ان کو رزق دیا جھوٹ باندھ کر اللہ پر بیشک وہ گمراہ ہوئے اور راہ پر نہ آئے انتہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلاموں کے لئے رحمت ہونا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لاء مکم من مملوکیکم فاطعموہ مما تاکلون واکسوہ مما تکسون ومن لایلائمکم منھم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ رواہ احمد و ابوداؤد

(مشکوۃ باب النفقات وحق المملوک)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے غلاموں میں سے جو تمہارے موافق ہو اسے کھلاؤ اس میں سے جو تم کھاتے ہو اور اسے پہناؤ اس میں سے جو تم پہنتے ہو اور ان میں سے جو تمہارے موافق نہ ہو اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوقات کو عذاب نہ دو۔ اس حدیث کو امام احمد و ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی

اسی مساوات کا نتیجہ تھا کہ اسلام میں غلام بادشاہ بن گئے چنانچہ ملک ہند میں خاندان غلامان نے ۶۰۲ھ سے ۶۸۷ھ تک حکومت کی اور مصر میں خاندان ممالیک نے ۶۴۸ھ سے ۹۲۳ھ تک حکمرانی کی۔ اسلام کے سوا کسی مذہب کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہایم کے لئے رحمت ہونا

۱- عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما

رجل یمشی بطریق اشتد علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیھا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلھث یاکل الثری من العطش فقال الرجل لقد بلغ ھذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ منی فنزل البئر فملا خفہ ماء ثم اسکہ بفیہ حتی رقی فسقی الکلب فشکر اللہ تعالیٰ لہ فغفرلہ قالوا یا رسول اللہ ان لنا من البھائم اجرا فقال فی کل کبد رطبۃ اجرا اخرجہ الثلاثۃ و ابوداؤد (تیسیر الوصول الی جامع الاصول جلد اول ص ۲۳۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ایک شخص راستے میں چل رہا تھا اسے سخت پیاس لگی۔ پس اس نے ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر اس نے پانی پیا پھر نکل آیا ناگاہ اس نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کے مارے زبان نکالے ہوئے تھا اور مٹی کھا رہا تھا پس اس شخص نے کہا کہ تحقیق اس کتے کو پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہے جیسی مجھے تھی اس لیے وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اُسے اپنے منہ سے پکڑا یہاں تک کہ اوپر چڑھ آیا پس کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس کی قدردانی کی اور اس کو بخش دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا چارپایوں میں ہمارے واسطے کچھ اجر ہے آپ نے فرمایا: کہ ہر ذی روح میں اجر ہے اس حدیث کو امام مالک و بخاری و مسلم و ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۲- عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ قال کان احب ما استتربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ ھدف اوحائش نخل فدخل حائطا لرجل من الانصار فاذا فیہ جمل فلما رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن وذرفت عیناہ فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ھذا الجمل

فقال فتی من الانصار هو لی یا رسول الله فقال افلا تتقی الله فی هذه البهیمة التی ملك الله ایاها فانه شکی الی انك تجیعه وتدئبه اخرجه ابوداؤد

(تیسیر الوصول جلد اول صفحہ ۲۴۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پسندیدہ شئے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے اوٹ بناتے تھے کوئی بلند چیز (دیوار یا ریگ تودہ وپشتہ وغیرہ) یا درختان خرما کا مجمع تھا پس آپ انصار میں سے ایک شخص کے باغ میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ اس باغ میں ایک اونٹ ہے اس اونٹ نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور اس کے پس گوش پر ہاتھ پھیرا پس وہ چپ ہو گیا آپ نے دریافت فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے۔ انصار میں سے ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اونٹ میرا ہے آپ نے فرمایا کیا تو اس چارپایہ کے بارے میں جس کا اللہ نے تجھ کو مالک بنایا ہے اللہ سے نہیں ڈرتا کیونکہ اس نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور کثرت استعمال سے اسے تکلیف دیتا ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۳- عن ابن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تاکل من خشاش الارض اخرجه الشیخان

(تیسر الوصول جلد اوّل صفحه ۲۴۵)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں گئی جسے

اس نے باندھ رکھا اور کھانا نہ کھلایا اور نہ چھوڑا تا کہ حشرات الارض کو کھاتی اس حدیث کو امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے انتہی۔

۴- عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لاتتخذوا ظهور دوابکم منابر فان الله تعالیٰ انما سخرها لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیه الابشق الانفس وجعل لکم الارض فعلیها فاقضوا حاجاتکم رواه ابوداؤد (مشکوٰۃ باب آداب السفر) ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے چارپایوں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے تابع کیا ہے تا کہ وہ تم کو ایسے شہروں میں پہنچا دیں جہاں تم بغیر مشقت جان نہ پہنچتے اور تمہارے واسطے زمین بنائی پس اسی پر اپنی حاجتیں پوری کرو۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۵- عن جابر مرفوعاً لعن الله من مثل بالحیوان رواه احمد والشیخان والنسائی (مرقات شرح مشکوٰۃ۔ کتاب الصید والذبائح)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ لعنت کرے اس کو جو حیوان کو مثلہ کرے اس حدیث کو امام احمد و شیخین اور نسائی نے روایت کیا ہے انتہی۔

۶- عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم لعن من اتخذ شیئاً فیه الروح غرضاً متفق علیه (مشکوة، کتاب الصید والذبائح)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص کو جو کسی جاندار شئے کو نشانہ بنائے انتہی۔

۷- عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی ان تصبر بهیمة اوغیرها للقتل. متفق علیه (مشکوة، کتاب الصید والذبائح)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے تھے اس بات سے کہ کوئی چارپایہ یا اور حیوان ہلاک کرنے کے لئے حبس کیا جائے (متفق علیہ) انتہی۔

۸- عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم رواه الترمذى و ابوداؤد (مشكوة، باب ذكر الكلب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا اس حدیث کو ترمذی وابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۹- عن جابر ان النبى ﷺ مر عليه حمار وقدوسم فى وجهه قال لعن الله الذى وسمه رواه مسلم (مشكوة' كتاب الصيد والذبائح)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گدھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور اس کے چہرے پر داغ دیا ہوا تھا آپ نے فرمایا: لعنت کرے اللہ اس شخص کو جس نے اسے داغ دیا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے انتہی۔

۱۰- عن سهيل بن الحنظلية قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببعير قد لحق ظهره ببطنه فقال اتقوا الله فى هذه البهايم المعجمة فاركبوها صالحة واتركوها صالحة رواه ابوداؤد (مشكوة، باب النفقات وحق المملوك)

ترجمہ: حضرت سہیل بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ (بھوک اور پیاس کے سبب) اس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: ان بے زبان چارپایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور تم ان پر سوار درانحالیکہ وہ لائق (سواری کے) ہوں اور ان کو چھوڑو درانحالیکہ وہ لائق (پھر سوار ہونے کے) ہوں اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۱۱- عن ابى وقد الليثى قال قدم النبى صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يجبون اسنمة الابل ويقطعون اليات الغنم فقال ما يقطع من البهيمة وهى حية فهى ميتة لا تؤكل رواه الترمذى و ابوداؤد

(مشكوة، كتاب الصيد والذبائح)

ترجمہ: حضرت ابوواقد لیثی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ اونٹوں کی کوہان اور بھیڑ بکری کی سرین کا گوشت کاٹ لیتے تھے آپ نے فرمایا کہ جو گوشت کسی زندہ چارپایہ سے کاٹا جائے وہ مردار ہے کھانا نہ چاہئے۔ اس حدیث کو ترمذی وابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پرندوں اور حشرات الارض کے لئے رحمت ہونا

۱- عن عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاء ت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها ورأى قرية نمل قد حرقناها قال من حرق هذه فقلنا نحن قال انه لا ينبغى ان يعذب بالنار الارب النار رواه ابوداؤد (مشكوة. باب قتل اهل الردة والسعاة بالفساد)

ترجمہ: عبدالرحمن بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی اس نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک زورک (پرندہ) کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا پس زورک آئی اور (اترنے کے لئے) بازو پھیلانے لگی اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے فرمایا: اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے کس نے مصیبت زدہ

کیا ہے اس کے بچے اسے واپس دے دو اور آپ نے چیونٹیوں کا گھر دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا پس آپ نے فرمایا: اسے کس نے جلایا ہم نے عرض کیا ہم نے (جلایا ہے) آپ نے فرمایا جائز نہیں کہ کوئی آگ کے ساتھ عذاب دے سوائے آگ کے مالک (خدا) کے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی

۲- عن عامر الرام قال بینا نحن عنده یعنی عند النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اذا قبل رجل علیه کساء وفی یده شیء قد التف علیه فقال یَا رَسُوْلَ اللّٰه مررت بغیضة شجر فسمعت فیها اصوات فراخ طائر فاخذتهن فوضعتهن فی کسائی فجاءت امهن فاستدارت علی راسی فکشفت لها عنهن فوقعت علیهن فلففتهن بکسائی فهن اولاء معی قال ضعهن فوضعتهن وابت امهن الالزومهن فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخها فوالذی بعثنی بالحق لله ارحم بعباده من ام الافراخ بفراخها ارجع بهن حتی تضعن من حیث اخذتهن وامهن معهن فرجع بهن رواه ابوداؤد (مشکوۃ)

ترجمہ: عامر تیر انداز سے روایت ہے کہا جبکہ ہم آپ کے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ناگاہ ایک شخص آیا جس پر ایک کمبل تھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر اس نے کمبل لپیٹا ہوا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں درختوں کے جنگل میں گزرا میں نے اس میں ایک پرندے کے بچوں کی آوازیں سنیں میں نے ان کو پکڑ لیا اور اپنے کمبل میں رکھ لیا پس ان کی ماں آئی اور میرے سر پر منڈلائی میں نے اس کے لئے کمبل کو ان پر سے دور کر دیا وہ ان پر گر پڑی میں نے ان سب کو اپنے کمبل میں لپیٹ لیا اور وہ یہ میرے پاس ہیں۔ حضور نے فرمایا: ان کو رکھ دے میں نے ان کو

رکھ دیا ان کی ماں نے ان کے ساتھ رہنے کے سوا ایک نہ مانی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ماں کے اپنے بچوں پر رحم کرنے پر تعجب کرتے ہو اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے راستی دے کر بھیجا ہے تحقیق اللہ نے اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے تو ان کو واپس لے جا یہاں تک کہ وہیں رکھ دے جہاں سے انہیں پکڑا ہے اور ان کی ماں ان کے ساتھ ہو۔ پس وہ ان کو واپس لے گیا اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۳- عن ابن عباس قال نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد رواه ابوداؤد والدارمی (مشکوۃ باب الحلال والحرام)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دواب میں سے ان چار کے مار ڈالنے سے منع فرمایا چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور صرد (لٹورہ) اس حدیث کو ابوداؤد و دارمی نے روایت کیا ہے انتہی۔

۴- اخرج البزار فی مسنده عن عثمان بن حبان قال کنت عند ام الدرداء فاخذت برغوثا فرمیته فی النار فقالت سمعت ابا الدرداء یقول قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا یعذب بالنار الارب النار (مرقات، جزء رابع صفحه ۲۳۶)

ترجمہ: مسند بزار میں مروی ہے کہ عثمان بن حبان نے کہا کہ میں حضرت ام الدردا کے پاس تھا میں نے ایک پسو پکڑ کر آگ میں ڈال دیا اس پر ام دردا نے کہا کہ میں نے ابوالدردا کو سنا کہ کہتے تھے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب نہ دے آگ کے ساتھ مگر مالک آگ کا (یعنی اللہ تعالیٰ) انتہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حیوانات ونباتات وجمادات کے لئے رحمت ہونا

جب کبھی اِمساک باراں ہوا کرتا تھا تو حضور کا وسیلہ پکڑ کر دعا کیا کرتے اور وہ مستجاب ہو جاتی۔ یا حضور خود دعا فرمایا کرتے اور بارانِ رحمت نازل ہوتا جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے یہاں بطور تبرک صرف ایک استسقاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حضور ابھی بارہ برس کے بھی نہ ہوئے تھے کہ آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کے وسیلہ سے دعائے باراں کی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے فوراً شرف اجابت بخشا اس واقعہ کو ابن عساکر نے بروایت عرفطہ یوں نقل کیا ہے۔

قال قدمت مكة وهم في سنة قحط فقالت قريش يا ابا طالب اقحط الوادى واجدب العيال فهلم فاستسق فخرج ابوطالب ومعه غلام كانه شمس دجن انجلت عنه سحابة قتماء وحوله اغيلمة فاخذ ابوطالب الغلام والصق ظهره بالكعبة ولا ذالغلام باصبعه وما في السماء قزعة فاقبل السحاب من ههنا وههنا واغدق واغدودق وانفجر له الوادى فاخصب النا دي والبادي وفي ذلك يقول ابوطالب۔ وابيض يستسقى الغمام بوجه' ثمال اليتامى عصمة للا رامل۔

ترجمہ: عرفطہ (بن الحباب صحابی) نے کہا میں مکہ میں آیا اور اہل مکہ قحط سالی میں مبتلا تھے قریش نے کہا اے ابوطالب جنگل قحط زدہ ہو گیا ہے اور ہمارے زن وفرزند قحط میں مبتلا ہیں اور بارش کے لئے دعا کریں۔ ابوطالب نکلا اور اس کے ساتھ ایک لڑکا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تھا گویا وہ تاریکی ابر کا آفتاب تھا کہ جس سے سیاہ بادل دور ہو گیا ہو۔ اور اس کے گرد چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے پس ابوطالب نے اس لڑکے کو لیا اور اس کی پشت کعبہ سے لگائی اور اس لڑکے نے اس کی انگلی پکڑی۔ اور آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہ تھا۔ پس بادل چاروں طرف سے آنے لگے

اور بارش برسی۔ اور بہت بری جنگل میں پانی ہی پانی جاری ہو گیا اور شہری وبدوی خوشحال ہو گئے۔ اس بارے میں ابوطالب کہتا ہے وہ (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گورے ہیں جن کے چہرے کے وسیلے سے نزول باراں طلب کیا جاتا ہے آپ یتیموں کے ملجا وماوا اور رانڈوں یا درویشوں کے محافظ ہیں انتھیٰ (قسطلانی شرح بخاری)

حضور چونکہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ کے اخلاق بھی ویسے ہی کریمانہ تھے۔ حضور خود فرماتے ہیں: بعثت لاتمم مكرم الاخلاق (موطا) یعنی مجھے بھیجا گیا تاکہ میں اخلاق کی خوبیوں کو تام وکامل کروں۔

کفار کے ہاتھ سے آپ کو اس قدر اذیتیں پہنچیں کہ کسی نبی کو اس کی امت سے نہیں پہنچیں۔ ان اذیتوں کو صبر وتحمل سے برداشت کرنا آپ ہی کا کام تھا۔ بعثت کے دسویں سال جب ابوطالب وحضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی تو قریش کو آپ کے ستانے کا اور موقع ہاتھ آ گیا اس لیے اسی سال ماہ شوال میں آپ نے اس خیال سے کہ اگر ثقیف ایمان لے آئیں تو قریش کے برخلاف میری مدد کریں گے طائف کا قصد کیا۔ مگر سردارانِ ثقیف نے آپ کی دعوت کو قبول نہ کیا بلکہ کمینے لوگوں اور غلاموں کو آپ پر برانگیختہ کیا۔ جنہوں نے آپ کو (معاذ اللہ) گالیاں دیں وہ نابکار آپ کے راستے میں دو صفیں بنا کر بیٹھ گئے جب آپ ان صفوں کے درمیان سے گزرے تو جونہی آپ قدم اٹھاتے یا رکھتے آپ کے پاؤں کو پتھروں سے کوٹتے یہاں تک کہ آپ کی نعلین خون سے رنگین ہو گئے۔

جب آپ کو پتھروں کا صدمہ پہنچا تو زمین پر بیٹھ جاتے مگر وہ آپ کے بازو پکڑ کر کھڑا کر دیتے۔ جب آپ چلتے تو پتھر مارتے اور ہنستے اس حال میں آپ قرن الثعالب میں پہنچے جو مکہ سے ایک دن رات کا راستہ ہے وہاں ملک الجبال (پہاڑوں کے فرشتے) نے آپ کو آواز دی اور سلام کر کے کہا: اے محمد! اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے۔ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھے آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے اگر

آپ حکم دیں تو میں اخشبین[1] کو ان پر الٹ دوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں جواب دیا:

بل ارجوان یخرج اللہ من اصلابھم من یعبد اللہ وحدہ لا یشرك به (مشکوٰۃ)

یعنی بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے بندے پیدا کرے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے انتہی۔

جنگِ اُحد میں جب کفار نے حضور کی پیشانی ورخسار مبارک زخمی کر دیئے اور دانت مبارک شہید کر دیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان پر بددعا کیجئے آپ نے فرمایا:

اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون (شرح الھمزیہ لابن حجر صفحہ ۱۲۲) یعنی اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ وہ نہیں جانتے انتہی۔

جب مکہ فتح ہو گیا تو اہل ایمان کو قریش سے انتقام لینے کا خوب موقع ہاتھ آیا فتح کے دوسرے روز تمام قریش مسجد حرام میں بٹھائے گئے۔ صحابہ کرام منتظر تھے کہ دیکھئے حضور کس کس کے قتل وقید کا حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے کھڑے ہو کر پہلے خطبہ پڑھا پھر فرمایا:

معشر قریش ماترون انی فاعل فیکم

(اے گروہ قریش بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں)

انہوں نے کہا: خیرا اخ کریم وابن اخ کریم

(یعنی آپ نیکی کریں آپ بزرگ بھائی اور بزرگ بھائی کے بیٹے ہیں)

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذھبوا فانتم الطلقاء

(جاؤ تم آزاد ہو)

---

[1] اخشبین دو پہاڑ ہیں جن کے درمیان مکہ شرفہ واقع ہے۔ ان میں سے ایک کا نام ابوقبیس ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

اقول لکم کما قال یوسف لاخوته لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الرحمین

یعنی تم سے کہتا ہوں جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تم کو بخشے اور وہ سب مہربانوں سے مہربان ہے۔ (شرح الھمزیہ صفحہ ۱۹۸)

ایک دفعہ سفر میں کسی منزل پر حضور سو رہے تھے کہ غورث بن الحرث نے جو بعد میں ایمان لے آیا تھا آپ کی تلوار اٹھا کر کھینچ لی آپ کی جو آنکھ کھلی تو تلوار غورث کے ہاتھ میں کھینچی ہوئی پائی۔ غورث بولا:

من یمنعك منی (تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا)

آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل یہ سن کر غورث کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی آپ نے تلوار اُٹھا کر فرمایا:

من یمنعك منی (تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا)

غورث نے عرض کیا: کن خیر آخذ (تو اچھا تلوار پکڑنے والا ہو)

پس آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ غورث نے اپنی قوم میں جا کر کہا جئتکم من عند خیر الناس یعنی لوگوں میں سے سب سے اچھے کے پاس سے میں تم میں آیا ہوں۔ (شرح الھمزیہ صفحہ ۹۹)

اپنی ذات کے لئے حضور کبھی کسی پر خفا نہیں ہوئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال تک آپ کی خدمت کی وہ فرماتے ہیں کہ اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے اُف تک نہیں کیا۔

متعدد مقامات پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غضب ظہور میں آیا وہ خدا کے لئے تھا اور اس امر الٰہی کا امتثال تھا۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ (توبہ رکوع ۱۰)

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقین پر اور ان پر سختی کرو۔ (کنز الایمان)

حلم بھی حضور کی ذات بابرکات میں بدرجہ کمال تھا

ایک دفعہ ایک اعرابی نے اپنی چادر کے ساتھ حضور کو اس شدت سے کھینچا کہ آپ کی گردن مبارک پر چادر کے حاشیہ کا نشان پڑ گیا اور کہا:

یا محمد مرلی من مال الله الذی عندك

(اے محمد اللہ کے مال سے جو تیرے پاس ہے مجھے دے)

اس پر حضور ہنس پڑے اور اسے کچھ مال دیا (صحیح بخاری)۔ حضور کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ آتا راہ خدا میں دے دیتے۔ دو دو مہینے گزر جاتے کہ دولت خانہ میں آگ جلائی نہ جاتی بعض دفعہ بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر ایک دو پتھر باندھ لیتے۔

ایک روز حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور سے درخواست کی کہ گھر کے کاروبار کے لئے مجھے غنیمت میں سے ایک خادم عنایت فرمایا جائے۔ حضور نے اپنی صاحبزادی کو تسبیح و تکبیر و تحمید کی تعلیم دی اور فرمایا:

الا اعطيك وادع اهل الصفة تطوى بطونهم من الجوع

(شرح الهمزيه۔ صفحه ۱۳۰)

یعنی یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ تجھے خادم دوں اور اہل صفہ بھوکے مریں انتہی

حضور بڑے متواضع اور باحیا تھے

اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے تھے۔ فقراء و مساکین سے محبت رکھتے تھے ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان کے مریضوں کی بیمار پرسی کیا کرتے تھے۔ ان کے جنازوں کے پیچھے چلتے تھے۔ بزرگوں سے الفت رکھتے تھے اور اہل فضل کا اکرام کرتے تھے۔ جس سے ملتے پہلے آپ سلام کہتے سوائے سچ کے نہ بولتے۔ غرض

آپ کے اخلاق حمیدہ احاطہ سے خارج ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کان خلقه القرآن یعنی حضور کی ذات ان تمام محاسن کی جامع تھی جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

پس بشر کو کیا طاقت کہ آپ کے خلق کے کمالات کو بیان کرے جبکہ خود خالق زمین و زمان یوں فرمائے: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اے پیغمبر تو البتہ بڑے خلق پر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کو پیدا کیا

چنانچہ حدیث میں ہے:

اخرج الحاكم وصححه عن ابن عباس قال اوحى الى عيسى امن بمحمد ومرمن ادركه من امتك ان يومنو ابه فلولا محمد ما خلقت ادم ولا الجنة ولا النار ولقد خلقت العرش على الماء فاضطرب فكتبت عليه لا اله الا الله محمد رسول الله فسكن الحديث

(انوار العاشقين شيخنا العلامه مولانا مشتاق احمد الانبهتوى الصابرى صفحه ۲)

یعنی حاکم نے اس کو روایت کیا اور صحیح کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو حکم بھیجا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا اور تیری امت میں سے جو ان کو پائیں انہیں حکم دے کہ ان پر ایمان لائیں پس اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور نہ بہشت و دوزخ کو پیدا کرتا البتہ میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا پس وہ ڈگمگایا لہٰذا میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا پس وہ ٹھہر گیا انتہی۔

اسی طرح شیخ ابن حجر مکی (شرح الہمزیہ صفحہ ۹) نے لکھا ہے۔

صح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ولہ حکم المرفوع ولو لا محمد ما خلقت الجنة والنار لقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن وفی روایات اخرلولاہ ما خلقت السماء والارض ولا الطول ولا العرض ولا وضع ثواب ولاعقاب ولا خلقت جنة ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں بہشت ودوزخ کو پیدا نہ کرتا البتہ میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا پس وہ ڈگمگایا لہٰذا میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا پس وہ ٹھہر گیا اور دیگر روایات میں ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے میں آسمان وزمین کو نہ طول وعرض کو پیدا کرتا نہ عذاب وثواب مقرر کرتا اور نہ بہشت ودوزخ کو نہ سورج اور چاند کو پیدا کرتا انتہی۔

نگر دیدے اگر آن افتخار انس وجاں پیدا
نگشتے عرش وکرسی وزمین وآسماں پیدا
خبر بایکد گر فرمود ہر مرسل کہ میگرود
محمد مصطفیٰ در دورہ آکر زماں پیدا
تصدق میکنم جان وجگر برنام آنسرور
کہ پاس خاطر او کردہ شدکون ومکاں پیدا
احد برصورت احمد ز وحدت خواستہ کثرت
عیاں آمد شدش میم محبت درمیاں پیدا
جمال وشوکت واخلاق وحلم وبخشش وجرأت
ہمہ بودش کہ بودآں درہمہ پیغمبراں پیدا

رضائے حق ہمہ جویند حق جوید رضائے او
کدامیں ز انبیائے مرسلیں شد آنچناں پیدا
نیاید دربیاں نعت حبیب کبریا انور
کہ ہر موئے تنم راگرشود صدصد زباں پیدا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۳۔حضور کے تولد شریف سے پہلے یہود آپ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

(پ۱-بقرہ-آیت ۸۹)

اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے۔ اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا اُن کے پاس وہ جانا پہچانا اُس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔ (کنزالایمان)

دلائل ابی نعیم صفحہ ۱۹ میں بالا سناد یوں مذکور ہے۔ حدثنا حبیب ابن الحسن قال ثنا محمد بن یحییٰ المروزی قال ثنا احمد بن ایوب قال ثنا ابراھیم بن سعد عن محمد بن اسحاق انہ قال بلغنی عن عکرمة مولی ابن عباس وعن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان یھودا کانوا یستفتحون علی الاوس والخزرج برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مبعثہ فلما بعثہ اللہ عزوجل من العرب کفر وابہ وجحدوا ما یقولون

فی فقال لهم معاذ بن جبل وبشر بن البراء بن معر وراخوبنی سلمة یا معشر الیهود اتقوا اللّٰہ واسلمو وقد کنتم یستفتحون علینا بمحمد وانا اهل الشرك وتخبر ونا بانه مبعوث وتصفونه لنا بصفته فقال سلام بن مشکم ما هو بالذی کنانذ کرلکم ماجاء نابشیء لغرفه فانزل اللّٰه عزوجل فی ذلك من قولهم ولما جاء هم کتاب من عند اللّٰه مصدق لما معهم وکانوا من قبل یستفتحون علی الذی کفروا فلما جاء هم ما عرفوا کفروا به فلعنة اللّٰه علی الکافرین۔

ترجمہ(بحذف اسناد) ابن عباس سے روایت ہے کہ یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ کے وسیلے سے اوس وخزرج پر فتح مانگا کرتے تھے۔ جب اللہ عزوجل نے آپ کو عرب سے مبعوث فرمایا تو آپ سے منکر ہو گئے اور انکار کر دیا اس سے جو آپ کے حق میں کہا کرتے تھے۔ پس معاذ بن جبل اور بنی سلمہ کے بھائی بشر بن البراء بن معرور نے اُن سے کہا: اے یہود کے گروہ اللہ سے ڈرو اور مسلمان بن جاؤ تم تو ہم پر بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتح مانگا کرتے تھے۔ حالانکہ ہم مشرک تھے اور تم ہمیں خبر دیا کرتے تھے کہ وہ مبعوث ہونے والا ہے۔ اور ہمارے پاس ان کے اوصاف بیان کیا کرتے تھے اس پر اسلام بن مشکم نے کہا کہ یہ وہ نہیں جن کا ہم تمہارے پاس ذکر کیا کرتے تھے یہ وہ شے نہیں لائے جسے ہم پہچانتے ہیں پس اللہ عزوجل نے ان کے اس قول پر یہ آیت نازل کی وَلَمَّا جَآءَ هُمْ الآیہ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۱۴۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم شاہد اور بشیر ونذیر اور سراج منیر ونور ہیں

چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

(۱) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (پ۲۲-احزاب-۳)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔ (کنزالایمان)

(۲) قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِیْنٌ (پ۶ مائدہ ع۳)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

محمد کہ آمد سراجاً منیرا — بمومن وکافر بشیراً نذیرا
از ومومنا نرا دہد در قیامت — خداوند جنت وملکا کبیراً
زانکار او کافرا نرارساند — خداوند دوزخ وساءت مصیرا
محمد براحوال امت نمودہ — خدائش ہمیشہ سمیعاً بصیرا
محمد محمد بگو اے برادر — کہ ذکرش خدا کردہ ذکراً کثیراً
کرامات احمد نبی کس نداند — ولوکان بعض" لبعضٍ ظہیراً
ہر آنکس کہ بر مصطفیٰ بغض ورزد — فید عو ثبوراً ویصلی سعیرا
زفضل نبی امت او بہ بیند — پس از مرگ شمساً ولا زمہریرا
محمد زبان شفاعت کشاید — چو مرسل نمایند بانگ ونفیرا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۱۵- حضور کو اللہ تعالیٰ نے کنایہ سے خطاب و یاد فرمایا بخلاف دیگر انبیاء کے کہ انہیں ان کے نام سے خطاب و یاد کیا

دیکھو آیات ذیل

(۱) وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (پ۱-ع۴)

(۲) وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى (پ۱۶-طٰہٰ-ع)

(۳) قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ (پ۱۲-ہود-ع۴)

(۴) وَنَادٰى نُوْحُ نِ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ (پ۱۲-ہود-ع۴)

(۵) يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (پ۱۲-ہود-ع۷)

(۶) وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (پ۱-بقرہ-ع۱۵)

(۷) قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ (پ۹-اعراف-ع۱۷)

(۸) فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ (پ۲۰ قصص ع۲)

(۹) اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ (پ۷ مائدہ ع۱۵)

(۱۰) قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (پ۷ مائدہ-ع۱۵)

(۱۱) يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ

الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (پ۲۳-ص-ع۲)

(۱۲) وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ (پ۲۳-ص-ع۳)

(۱۳) يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (پ۱۶-مریم-ع۱)

(۱۴) كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (پ۳-آل عمران-ع۴)

(۱۵) يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (پ۱۶-مریم-ع۱)

(۱۶) وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ (پ۱۷-انبیاء-ع۶)

مگر ہمارے آقائے نامدار بابی ہو وامی کو اللہ تعالیٰ یوں خطاب فرماتا ہے۔

(۱) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (پ۱۰-انفال-ع۸)

(۲) يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (پ۶-مائدہ-ع۱۰)

(۳) يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (پ۲۹-مزمل شروع)

(۴) يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (پ۲۹-مدثر شروع)

جہاں اللہ تعالیٰ نے حضور کے نام مبارک کی تصریح فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی رسالت یا کوئی اور وصف مذکور فرمایا ہے۔ دیکھو آیات ذیل۔

(۱) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (پ۴-ال عمران-ع۱۵)

(۲) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (پ۲۶-فتح-ع۴)

(۳) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (پ۲۲-احزاب-ع۵)

(۴) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (پ۲۶-محمد-ع)

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل وحبیب کا یکجا ذکر کیا ہے وہاں اپنے خلیل کا نام لیا

ہے اور اپنے حبیب کو نبوت کے ساتھ یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ یوں ارشاد ہوا ہے:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (پ۳-آل عمران۔ ع۷)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۱۲- حضور کا نام مبارک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں طاعت ومعصیت فرائض واحکام اور وعدو وعید کا ذکر کرتے وقت اپنے پاک نام کے ساتھ یاد فرمایا ہے

دیکھو آیات ذیل

(۱) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (پ۵-نساء۔ ع۸)

(۲) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ (پ۹-انفال۔ ع۳)

(۳) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (پ۱۰-توبہ۔ ع۹)

(۴) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ (پ۱۸-توبہ۔ ع۹)

(۵) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (پ۹-انفال۔ ع۳)

(۶) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (پ۴-نساء۔ ع۲)

(۷) اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا (پ۲۲-احزاب۔ ع۷)

(۸) بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ (پ۱۰-توبہ۔ شروع)

(۹) وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ (پ۱۰-توبہ۔ ع۱)

(۱۰) اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (پ۱۰-توبہ۔ ع۲)

(۱۱) اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ (پ۱۰-توبہ۔ ع۱)

(۱۲) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ (پ۶-مائدہ۔ ع۵)

(۱۳) قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ (پ۱۰-توبہ ع۴)

(۱۴) قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پ۹-انفال شروع)

(۱۵) وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (پ۹-انفال۔ ع۲)

(۱۶) فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۵-نساء۔ ع۸)

(۱۷) وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ (پ۱۰-توبہ-ع۷)

(۱۸) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ
(پ۱۰-شروع)

(۱۹) وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پ۱۰-توبہ-ع۱۰)

(۲۰) وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (پ۱۰-توبہ-ع۱۲)

(۲۱) وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ (پ۲۲-احزاب-ع۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۷- حضور کو نام مبارک کے ساتھ خطاب کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا حالانکہ دیگر امتیں اپنے اپنے نبیوں کو نام کے ساتھ خطاب کیا کرتی تھیں۔ دیکھو آیات ذیل:

(۱) قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ (پ۹-اعراف-ع۱۶)

(۲) اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ (پ۷-مائدہ-ع۱۵)

(۳) قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ (پ۱۲-ہود-ع۵)

(۴) قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ

اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ (پ۱۲-ہود-ع۶)

مگر ہمارے آقائے نامدار بابی ہو وامی کی نسبت یوں ارشاد باری ہوتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (پ۱۸-نور-ع۹)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (کنزالایمان)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۸- حضور کی براءت وتنزیہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمادی بخلاف دیگر انبیاء کے کہ اپنے مکذبین کی تردید وہ خود کیا کرتے تھے۔

چنانچہ قوم نوح نے ان سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یعنی تحقیق ہم تجھے ظاہر گمراہی میں دیکھتے ہیں۔

اس کی نفی خود حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں کی:

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ
(پ۸-اعراف-ع۸)

یعنی اے میری قوم مجھ میں گمراہی نہیں ولیکن میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں۔ انتہی۔

قوم ہود نے ان سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ۔

یعنی تحقیق ہم تجھ کو بیوقوفی میں دیکھتے ہیں اور تجھے جھوٹوں سے گمان کرتے ہیں۔

اس پر حضرت ہود علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ۸-اعراف-ع۹)

یعنی اے میری قوم مجھ میں بیوقوفی نہیں ولیکن میں رب العالمین کی طرف سے رسول

ہوں۔ انتہی

فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا:

اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا

یعنی تحقیق میں تجھے اے موسیٰ البتہ جادو کیا ہوا گمان کرتا ہوں

اس پر حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا (پ۱۵-بنی اسرائیل-ع۱۲)

یعنی تحقیق میں تجھے اے فرعون البتہ ہلاک کیا گیا گمان کرتا ہوں۔ انتہی۔

کفار ہمارے آقائے نامدار بابی ہو وامی پر جنون وسحر وکہانت وغیرہ کے الزامات لگایا کرتے تھے۔ ان الزامات سے حضور کی براءت خود اللہ تعالیٰ نے فرمادی۔ دیکھو آیات ذیل۔

(۱) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (پ۲۹-قلم شروع)

ترجمہ تو اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔

(۲) وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ
(پ۲۳-یٰس-ع۵)

ترجمہ: اور ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور اس کے لئے لائق نہیں۔ وہ نہیں مگر نصیحت اور کتاب ظاہر۔

(۳) مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (پ۲۷ نجم شروع)

ترجمہ: تمہارے صاحب نے بہکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جونہیں کی جاتی ہے۔

(۴) اَفَمَنْ كَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَیَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰی اِمَامًا وَّرَحْمَةً اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ (پ۱۲-ہود-ع۲)

تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے

گواہ آئے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں تو آگ اس کا وعدہ ہے۔ (کنزالایمان)

(۵) کفار حضور سے بطور استہزا یوں کہا کرتے تھے۔

هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ

یعنی کیا ہم لے چلیں تم کو اس شخص کی طرف کہ تم کو خبر دیتا ہے کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے نہایت ریزہ ریزہ ہونا۔ تحقیق تم البتہ نئی پیدائش میں ہوگے۔ انتہی۔

کفار کے اس استہزا کا دفعیہ باری تعالیٰ یوں فرماتا ہے:

اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِی الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ (پ۲۲-سبا-ع۱)

یعنی کیا باندھ لیا ہے اس نے اللہ پر جھوٹ یا اس کو جنون ہے بلکہ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے عذاب اور دور گمراہی میں ہیں انتہی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۱۹- حضور کے سوا اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کی زندگی کی قسم یاد نہیں فرمائی

قرآن مجید میں ہے:

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ (پ۱۴-حجر-ع۵)

یعنی تیری زندگی کی قسم ہے۔ وہ (قوم لوط) البتہ اپنی مستی میں سرگردان ہیں انتہی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۰-حضور کی ہدایت و رسالت پر اللہ تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی

دیکھو آیات ذیل:-

(۱) یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (پ۲۲-یٰسین) حکمت والے قرآن کی قسم! بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

(۲) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (پ۲۷ نجم شروع)

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے۔ تمہارے صاحب نے بہکے نہ بے راہ چلے۔ (کنز الایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۱-حضور کے قدموں کی برکت سے مکہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم یاد فرمائی

چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ (پ۳۰-سورہ بلد شروع)

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (کنز الایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۲-حضور کی قدر و منزلت کو اللہ تعالیٰ نے بلند کیا ہے حتیٰ کہ عرش و فرش پر سب جگہ مشہور ہیں

چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ۳۰-انشراح)

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (کنز الایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۳-حضور پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ۲۲-احزاب ۷)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنز الایمان)

محمد حبیب خدا پر درود ——— پڑھو مومنو مصطفےٰ پر درود
پڑھو خاتم انبیاء پر درود ——— خدا کا یہ ہے حکم قرآن میں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۴-حضور کو اللہ تعالیٰ نے ایک زندہ معجزہ ایسا عنایت کیا ہے جو ہزارہا معجزات کے برابر ہے

کیونکہ قرآن مجید میں ۷۷ ہزار سے کچھ زیادہ کلمات ہیں۔ اگر ہم اقل مقدار جس میں اعجاز پایا جائے سورہ کوثر کو لیں جس میں دس کلمے ہیں۔ تو اس حساب سے سات ہزار سے زائد اجزاء ہوئے جو فی نفسہ معجزہ ٹھہرے۔ پھر اگر بلاغت وطریق نظم واخبار غیب وغیرہ وجوہ اعجاز پر غور کیا جائے تو سات ہزار کی تضعیف ہوتی جائے گی۔ پس

حساب کرلیں کہ ایک قرآن شریف کتنے ہزار معجزوں کے برابر ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۵-حضور کو اللہ تعالیٰ نے ایک رات حالت بیداری میں جسد شریف کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کرائی اور اپنی جناب میں بلا کر ناز و نیاز کی باتیں کیں

یہی مذہب ہے جمہور محققین و متکلمین وصوفیہ کرام کا۔ اور یہی حق ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (الایہ) سے اسی کی تائید ہوتی ہے کیونکہ عبد نام ہے جسم وروح کا نہ فقط روح کا۔ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (پ۱۵- بنی اسرائیل۔ ع۶) اسی کا موید ہے کیونکہ رویا سے مراد رویا عینی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ علاوہ بریں احادیث صحیحہ کثیرہ سے جو حد تواتر کو پہنچے ہیں اسی کا حق ہونا پایا جاتا ہے۔

اگر یہ معراج خواب میں ہوتا تو کوئی انکار نہ کرتا اور لوگ مرتد نہ ہوتے اور نہ مسجد اقصے کی نشانیاں پوچھتے کیونکہ خواب میں ایسا امر محال نہیں خواب میں تو اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایک لحظے میں ہم مشرق میں ہیں اور دوسرے لحظے میں ہزار ہا کوسوں پر مغرب میں ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۶-حضور کی انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا

چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (پ۲۷-قمر شروع)

ترجمہ نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔انتہی

؎ چوں محمد یافت آں ملک ونعیم ۔۔۔ قرص مہ را کرد اندر دم دونیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۷-حضور کی مبارک انگلیوں سے چشمہ کی طرح پانی جاری ہوا

چنانچہ تیسیر الوصول جلد ثانی-صفحہ ۳۱۹ میں ہے:

عن جابر رضی اللہ عنہ قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ رکوۃ وقالوا لیس عندنا مایتوضأ بہ ولایشرب الامافی رکوتک فوضع صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کامثال العیون فتوضانا وشربنا قیل لجابر کم کنتم یومئذ قال لو کنا مأتہ الف لکفانا۔ کنا خمس عشرۃ مائۃ اخرجہ الشیخان۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے سامنے ایک چھاگل تھی۔ اور عرض کیا کہ آپ کی چھاگل کے پانی کے سوا ہمارے پاس نہ وضو کرنے کو پانی ہے نہ پینے کو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس چھاگل میں رکھا۔ پس آپ کی انگلیوں میں سے پانی یوں نکلنے لگا جیسے چشمے۔ ہم نے وضو کیا اور پیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تم اس دن کتنے تھے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو ہمیں کفایت کرتا۔ ہم ڈیڑھ ہزار تھے۔ امام بخاری و مسلم نے اسے روایت کیا ہے انتہی۔ یہ معجزہ حضور سے متعدد دفعہ

صادر ہوا ہے۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَكَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِكَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۸- حضور کی رسالت پر حجر و شجر نے شہادت دی

چنانچہ ترمذی شریف (مطبوعہ احمدی۔ جلد ثانی۔ صفحہ ۲۲۳) میں ہے:

عن علی ابن ابی طالب قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکة فخرجنا فی بعض نواحیھا فما استقبله جبل ولا شجر الا وھو یقول السلام علیك یارسول اللہ۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب (کرم اللہ وجہہ) سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا۔ پس ہم اس کے بعض نواح میں نکلے۔ جو پہاڑ یا درخت حضور کے سامنے آتا تھا۔ وہ یوں کہتا تھا:

آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول انتہی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَكَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِكَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۹- حضور کے فراق میں ستون حنانہ رویا

مسجد نبوی میں منبر بننے سے پہلے حضور مسجد کے ایک ستون کے ساتھ جو درخت خرما کا ایک خشک تنہ تھا پشت مبارک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب اہل ایمان کی کثرت ہوگئی تو منبر بنایا گیا۔ جب حضور اس منبر پر خطبہ پڑھنے لگے تو اس ستون سے

اس طرح آوازِ اشتیاق نکلی جیسے اونٹنی اپنے بچے کے اشتیاق میں آواز نکالتی ہے۔ یہ معجزہ ترمذی شریف جلد ثانی۔ صفحہ ۲۲۳ میں یوں مروی ہے۔

عن انس بن مالك ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الی لزق جذع واتخذ واله منبرا فخطب علیه فحن الجذع حنین الناقة فنزل النبی صلی اللہ علیه وسلم فمسه فسکت۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ درخت سے پشت مبارک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ نے اس پر خطبہ پڑھا پس اس تنہ سے اونٹنی کی[1] مانند آوازِ اشتیاق نکل انتہی۔

مولانا روم نے اس معجزے کو یوں رشتہ نظم میں منسلک کیا ہے۔

اُستن حنانہ از ہجر رسول — نالہ مے زد ہمچو ارباب عقول
درمیان مجلس وعظ آنچناں — کز وے آگہ گشت ہم پیر و جواں
در تحیر ماندہ اصحاب رسول — کز چہ مے نالد ستوں با عرض و طول
گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون — گفت جانم از فراقت گشت خوں
از فراق تو مرا چوں سوخت جاں — چوں ننالم بے تو اے جانِ جہاں
مسندت من بودم از من تاختی — بر سر منبر تو مسند ساختی
پس رسولش گفت کای نیکو درخت — اے شدہ باسر تو ہمراز بخت
گر ہمیخواہی ترا نخلے کنند — شرقی و غربی تو میوہ چیند
یا دراں عالم حقت سروے کند — تا ترو تازہ بمانی تا ابد
گفت آن خواہم کہ دایم شد بقاش — بشنو اے غافل کم از چوبے مباش
آن ستوں را دفن کرد اندر زمین — تاچو مردم حشر گردد یوم دیں
تابدانی ہر کرا یزداں بخواند — از ہمہ کار جہاں بیکار ماند

[1] ایک روایت میں ہے کہ حنانہ بچے کی طرح رویا۔

هرکرا باشد زیزداں کاروبار | یافت بار آنجا و بیروں شد ز کار
وآنکہ او ز ابنو دازاسرار داد | کے کند تصدیق او نالہ جماد
گوید آرے نے ز دل بہر وفاق | تا نگو یندش کہ ہست اہل نفاق
گر نبندے واقفان امر کن | درجہاں رو گشتہ بودے ایں سخن

انبیائے سابقین کے تمام معجزات حضور کو عطا ہوئے

اس مقام پر یہ بھی عرض کر دینا مناسب ہے کہ جو فضائل و معجزات انبیائے سابق کو عطا ہوئے ان میں کوئی ایسا نہیں کہ اس کی مثل یا اس سے بڑھ کر حضور کو عطا نہ ہوا ہو۔ چنانچہ ۱-اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ کرامت بخشی کہ فرشتوں نے ایک دفعہ آپ کو سجدہ کیا مگر حضور کو اس سے بڑھ کر یہ فضیلت بخشی کہ خود باری تعالیٰ اور نیز فرشتے ہمیشہ حضور پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ ۲-حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے درجہ خلت عطا فرمایا مگر حضور کو اس سے بڑھ کر مقام محبت عنایت فرمایا۔ اسی واسطے قیامت کے دن جب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے شفاعت کے لئے درخواست کی جائے گی تو آپ فرمائیں گے۔ انما کنت خلیلاً من وراء وراء۔ ۳-حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معجزہ تھا کہ آپ کے دست مبارک میں لوہا موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ حضور نے ام معبد کی بکری کے تھن پر جو بیائی نہ تھی اپنا دست مبارک پھیرا اور وہ دودھ دینے لگ گئی۔ اس سے بھی بڑھ کر حضور نے یہ کیا کہ عرب جیسی قوم کے دلوں کو موم کی طرح نرم بنا دیا۔ ۴-اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع بنایا مگر حضور کو براق عطا فرمایا جو ہوا سے بدرجہا تیز تھا۔ ۵-حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے پرندے کلام کرتے مگر حضور سے حجر و شجر کلام کرتے جن اگر حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع تھے تو صرف کام کرنے میں مگر حضور کے ایسے تابع ہوئے کہ آپ پر ایمان لے آئے۔ ۶-حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حسن کا

ایک حصہ ملا تھا مگر حضور کو کل حسن عطا ہوا۔ ۷-حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عصا سے بحر کو شق کر دیا۔ حضور نے اس سے بڑھ کر عالم علوی میں تصرف کیا کہ اپنی انگشت شہادت سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ ۸-حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پتھر سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے حضور نے اپنی انگلیوں سے چشموں کی مانند پانی جاری کر دیا۔ اور یہ اس سے بڑھ کر ہے کیونکہ پتھر جنس زمین سے ہے جس سے چشمے نکلتے ہیں۔ ۹-حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہ طور پر اپنے رب سے کلام کیا۔ حضور شب معراج میں عرش کے اوپر مقام قاب قوسین او ادنیٰ میں اپنے پروردگار سے ہم کلام ہوئے۔ ۱۰-حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عصا کا سانپ بنا دیا جو ادھر ادھر دوڑنے لگا۔ حضور نے ایک خشک تنہ (حنانہ) کو انسان کی طرح گویا کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مردوں کو زندہ و گویا کر دیتے اور ابرص و اکمہ کو اچھا کر دیتے تھے۔ حضور سے بھی اسی قسم کے معجزے صادر ہوئے۔ بلکہ سنگریزوں اور درختوں کا کلام کرنا مردوں کے کلام کرنے سے زیادہ عجیب ہے، کیونکہ یہ اس جنس سے ہی نہیں جو کلام کرے۔

باقی انبیاء کے معجزوں کو بھی اسی پر قیاس کر لینا چاہئے۔ ایسے معجزات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بیشمار خصائص عطا کئے ہیں۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَكَ وَذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِكَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۰-حضور کی جانب ہو کر فرشتوں نے کفار سے جنگ کیا

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

مُنۡزَلِیۡنَ بَلٰۤی اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا یَاۡتُوۡکُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا یُمۡدِدۡکُمۡ رَبُّکُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیۡنَ (پ۴-ال عمران۔آیت ۱۲۵)

اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے۔ تو ایک سے ڈرو کہیں تم شکر گزار ہو۔ جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اُتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر وتقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصۡحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیۡنَا مَعَهُمۡ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوۡنَ وَغَفَلَ عَنۡ ذِكۡرِكَ وَذِكۡرِهِ الۡغَافِلُوۡنَ۔

۳۱-حضور پر جو کتاب نازل ہوئی وہ بہ حفظ الٰہی تحریف وتبدیل سے محفوظ ہے برعکس کتب دیگر انبیاء کے کہ ان کی حفاظت انکے متبعین کے سپرد تھی

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

(۱) اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (پ۱۴-حجر۔آیت ۹)

بے شک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن۔ اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ (کنزالایمان)

(۲) اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِیۡهَا هُدًی وَّنُوۡرٌ یَحۡكُمُ بِهَا النَّبِیُّوۡنَ الَّذِیۡنَ اَسۡلَمُوۡا لِلَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَالرَّبّٰنِیُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ بِمَا اسۡتُحۡفِظُوۡا مِنۡ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوۡا عَلَیۡهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَاخۡشَوۡنِ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ (پ۶-مائدہ۔آیت ۴۴)

بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق

یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اُتار پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصۡحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیۡنَا مَعَهُمۡ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوۡنَ وَغَفَلَ عَنۡ ذِكۡرِكَ وَذِكۡرِهِ الۡغَافِلُوۡنَ۔

۳۲-حضور کا دین تمام دینوں پر غالب ہے

چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًا (پ۲۶-فتح۔آیت ۲۸)

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصۡحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیۡنَا مَعَهُمۡ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوۡنَ وَغَفَلَ عَنۡ ذِكۡرِكَ وَذِكۡرِهِ الۡغَافِلُوۡنَ۔

۳۳-حضور کے دین میں تشدد وتنگی نہیں۔

دیکھو آیات ذیل:

(۱) هُوَ اجۡتَبٰىكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَیۡكُمۡ فِی الدِّیۡنِ مِنۡ حَرَجٍ (پ۱۷-حج-ع۱۰)

ترجمہ: اس نے تم کو برگزیدہ کیا اور دین میں تم پر کچھ تنگی نہیں کی۔ انتہی

(۲) یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ (پ۲-بقرہ-ع۲۳)

ترجمہ: اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ دشواری نہیں

چاہتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۴- حضور کی امت خیر الامم ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (پ۴- آل عمران آیت ۱۱۰)

تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۵- حضور کی امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی

چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں۔

ان الله لا يجمع امتى او قال امة محمد على ضلالة (الحديث)

(مشكوة، باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

ترجمہ: تحقیق اللہ جمع نہ کرے گا میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۶- حضور ہی کی امت میں سے اہل بہشت کی دو تہائی ہوں گے

چنانچہ ترمذی شریف جلد ثانی صفحہ ۸۷ میں ہے۔

عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم هذا حديث حسن۔

ترجمہ: ابن بریدہ نے اپنے باپ بریدہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بہشت ایک سو بیس صفیں ہوں گے۔ جن میں سے اسی اس امت کی ہوں گی اور چالیس باقی امتوں کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ انتہی۔

ابن قیم نے حادی الارواح الی بلاد الافراح میں اس حدیث کو نقل کر کے یوں لکھا ہے۔ رواه الامام احمد والترمذى واسناده على شرط الصحيح یعنی اس حدیث کو امام احمد و ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کا اسناد صحیح کی شرط پر ہے۔ انتہی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۷- حضور سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے اور آپ کی تبعیت سے آپ کی امت بھی سب امتوں سے پہلے بہشت میں جائے گی

چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

وانا اول من يحرك حلق الجنة فيفتح الله لى فيدخلنيها ومعى فقراء المومنين (مشكوة باب فضائل سيد المرسلين)

یعنی میں پہلا شخص ہوں گا جو بہشت کے دروازوں کی زنجیریں ہلائے گا پس اللہ میرے لئے دروازے کھول دے گا اور مجھے ان میں داخل کرے گا اور

میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے۔ انتہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۸-حضور کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز حوض کوثر عطا فرمائے گا

جس سے آپ اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے۔ چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ (پ۳۰-کوثر)

اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۹-حضور کو اللہ عزوجل قیامت کے دن مقام محمود عطا فرمائے گا

جس میں آپ گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (پ۱۵- بنی اسرائیل۔ آیت ۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

نماند بعصیاں کسے درگرو — کہ دارد چنیں سیّد پیشرو

عطائے شفاعت چنانش دہند — کہ امت تمامی ز دوزخ رہند

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۴۰-حضور خلیفہ مطلق ونائب کل حضرت باری تعالیٰ کے ہیں

چنانچہ فرماتے ہیں:

وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ (مشکوۃ کتاب العلم) یعنی میں تو بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔ انتہی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

وی صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ مطلق ونائب کل جناب اقدس است میکندو میدہد ہرچہ خواہد باذن وے

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

جزاء اللہ عنا خیر الجزاء (اشعۃ اللمعات جزء چہارم صفحہ ۳۳۵)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

اب قارئین غور فرمائیں

ہمارے واسطے ایسے جلیل القدر آقا بابی ہو وامی کے یوم میلاد سے بڑھ کر کون سا دن مبارک ہو سکتا ہے لہٰذا ہم پر واجب ہے کہ فحوائے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اس روز اللہ کے اس احسان عظیم کا شکریہ ادا کریں اور مجالس میلاد میں حاضر ہو کر آپ کے پیارے پیارے حالات سنیں اور اپنے بچوں کو سنائیں۔

عرب شریف میں میلاد مبارک بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ مگر ملک ہند میں اس کی طرف نہایت کم توجہ رہی ہے۔ میرے خیال میں اس عدم توجہی کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہی روز حضور کے وصال کا دن ہے۔ اس لئے عرصہ دراز سے اس ملک میں اسے بارہ وفات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا تعلق محض ماتم کے ساتھ سمجھا جاتا رہا ہے۔ مگر یہ غلطی ہے چنانچہ علامہ محمد طاہر حنفی (متوفی ۹۸۱) مجمع البحار کی جلد ثالث کے خاتمہ پر لکھتے ہیں۔

ثم بحمده وبتیسیره الثلث الاخیر من مجمع بحار الانوار فی غرائب

التنزیل ولطائف الاخبار فی اللیلة الثانیة عشرمن شهر السروروالبهجة مظهر منبع الانوار والرحمة شهر ربیع الاول فانه شهرامرنا باظهار الحبور فیه کل عام فلانکدره باسم الوفاة فانه یشبه تجدید الماتم وقد نصوا علی کراهیته کل عام فی سیّدنا الحسین مع انه لا اصل له فی امهات البلاد الاسلامیة وقد تحاشوا عن اسمه فی اعراس الاولیاء فکیف به فی سیّد الاصفیاء۔ یعنی بحمداللہ مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار کا ثلث اخیر ختم ہوگیا ماہِ ربیع الاول کی بارھویں رات کو جو سرور اور خوشی کا مہینہ اور منبع انوار ورحمت کا مظہر ہے۔ پس تحقیق یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہم کو ہر سال اظہارِ خوشی کا حکم ہے۔ لہٰذا ہمیں اسے وفات کے نام سے مکدر نہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ تجدید ماتم کے مشابہ ہے اور علماء نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے لیے ہر سال ماتم کرنے کی کراہیت پر تصریح فرمادی ہے۔ علاوہ بریں بڑے بڑے اسلامی شہروں میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ جب اولیاء کے عرسوں میں اس نام سے پرہیز کیا جاتا ہے تو سیّدالاصفیاء کے حق میں بطریق اولیٰ اس سے پرہیز چاہیے۔ انتہیٰ۔

علاوہ بریں مسلمانوں کا ایک فرقہ کچھ عرصے سے مجالس میلاد کا مخالف رہا ہے مگر الحمدللہ اب چند سال سے اہل ہند کی توجہ اس طرف بڑھتی جاتی ہے اور ایسے شخصوں کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے جو ایسی مجالس متبرکہ کو شرک وبدعت کہیں۔

علامہ سیّد احمد زینی المشہور بدحلان نے سیرت نبویہ میں لکھا ہے کہ لوگوں میں معمول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر سنتے ہیں تو آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ قیام مستحسن ہے کیونکہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور اس فعل کو اکثر علما نے جو مقتدائے امت ہیں کیا ہے۔

علامہ حلبی نے اپنی سیرت نبویہ میں لکھا ہے کہ بعض نے روایت کی ہے۔ کہ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اکثر علمائے وقت جمع تھے کسی نے اس مجلس میں امام صرصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھا۔

قلیل لمدح المصطفٰے الخطبا لذهب   علی ورق من خط احسن من کتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه   قیاما صفوفا او جثیاً علی الرکب

پس اس وقت تمام حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور اس مجلس میں بڑا انس پیدا ہوا۔ قیام کی طرح مولود شریف کا کرنا اور لوگوں کا اس کے لئے جمع ہونا بھی مستحسن ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

امام نووی کے استاد امام ابوشامہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن جو صدقات واحسان اور زینت وخوشی کا اظہار ہوتا ہے وہ ہمارے زمانے کی بدعات حسنہ سے ہے۔ کیونکہ فقراء کے ساتھ احسان کے علاوہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کارِ خیر کے کرنے والے کے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور وہ اللہ کا شکر کرتا ہے کہ اس نے ہم پر احسان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

امام سخاوی علیہ الرحمہ کا ارشاد

امام سخاوی نے کہا کہ مولود شریف کا کرنا قرونِ ثلاثہ (یعنی تابعین) کے بعد حادث ہوا۔ پھر اس وقت سے ہر طرف اور ہر شہر کے مسلمان مولود شریف کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات دیتے ہیں اور شوق سے مولود پڑھتے ہیں جس کی برکتوں سے ان پر فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے۔

ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا قول

ابن جوزی نے کہا کہ مولود شریف کے خواص سے یہ ہے کہ اس سال امن رہتا ہے اور آرزو اور مقصد جلد حاصل ہوتا ہے۔

پادشاہوں میں سب سے پہلے ملک مظفر ابوسعید صاحب اربل نے مولود شریف کو جاری کیا۔

اور حافظ ابن دحیہ نے اس کے لئے ایک رسالہ مولود تالیف کیا جس کا نام التنویر

فی مولد البشیر النذیر رکھا۔ ملک مظفر نے ابن دحیہ کو اس کے صلے میں ایک ہزار دینار دیئے اور مولود شریف کیا۔ ملک موصوف ربیع الاول میں مولود کیا کرتا تھا اور اس کے پاس بڑے بڑے علما وصوفیہ کرام حاضر ہوا کرتے تھے۔ وہ ان کو خلعت دیا کرتا تھا اور ان کے لئے عود ولبان وغیرہ جلایا کرتا تھا اور مولود پر تین لاکھ دینار خرچ کیا کرتا تھا۔ حافظ ابن حجر نے مولود شریف کی اصل کو حدیث سے ثابت کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ صحیح بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ تو دیکھا کہ یہود عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے سبب دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے فرعون کو غرق کیا اور حضرت موسیٰ کو نجات دی پس ہم شکریہ میں اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تمہاری نسبت حضرت موسیٰ کے زیادہ قریب ہیں۔

ابولہب کی انگلیوں سے پانی کا نکلنا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابولہب کو خواب میں دیکھا کہ دوشنبہ کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اس کی دو انگلیوں سے پانی نکل آتا ہے جسے وہ پی لیتا ہے۔ اس تخفیف کی وجہ یہ کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سن کر اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ملک شام کے حافظ شمس الدین محمد بن ناصر پر رحم کرے جس نے کہا ہے۔

اذا کان ھذا کافر جاء ذمہ　　وتبت یداہ فی الجحیم مخلدا
اتی انہ فی یوم الاثنین دائما　　تخفف عنہ للسرور باحمدا
فما الظن بالعبد الذی کان عمرہ　　باحمد مسرور اومات موحدا

یعنی ابولہب جو کافر تھا جس کی مذمت میں آیا ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ جب ایسے کافر پر احمد مجتبیٰ کی ولادت پر خوش ہونے کے سبب ہر دوشنبہ کو عذاب میں تخفیف کی جائے۔ تو اس بندے کی نسبت کیا گمان ہوگا جو عمر بھر احمد مجتبیٰ کی خوشی مناتا رہا ہو اور جس کا خاتمہ توحید پر ہوا ہو۔

فتویٰ ابن حجر

علامہ ابن حجر ہیتمی (متوفی ۹۷۳) سے مولود شریف کے بارے میں استفتا کیا گیا۔ ان کا فتویٰ بجنسہ یہاں درج کیا جاتا ہے: سئل نفع اللہ بہ عن حکم الموالد والاذکار التی یفعلھا کثیر من الناس فی ھذا الزمان ھل ھی سنۃ ا فضیلۃ ام بدعۃ فان قلتم انھا فضیلۃ فھل ورد فی فضلھا اثر عن السلف او شیء من الاخبار۔ وھل الاجتماع للبدعۃ المباحۃ جائز املا۔ وھل تجوز اذا کان یحصل بسببھا او سبب صلاۃ التراویح اختلاط واجتماع بین النساء والرجال ویحصل مع ذلک مؤانسۃ ومحادثۃ ومعاطاۃ غیر مرضیۃ شرعا۔ وقاعدۃ الشرع مھما رجحت المفسدۃ حرمت المصلحۃ وصلاۃ التراویح سنۃ ویحصل بسببھا ھذہ الاسباب المذکورۃ فھل یمنع الناس من فعلھا ام لا یضر ذلک (فاجاب) بقولہ الموالد والاذکار التی تفعل عندنا اکثر ھا مشتمل علی خیر کصدقۃ وذکر و صلاۃ وسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومدحہ وعلیٰ شربل شرور لولم یکن منھا الارویۃ النساء للرجال الاجانب لکفی۔ وبعضھا لیس فیھا شر لکنہ قلیل نادر ولا شک ان القسم الاول ممنوع للقاعدۃ المشورۃ المقررۃ ان درء المفاسد مقدم علی جلب المصالح۔ فمن علم وقوع شیء من الشر فیما یفعلہ من ذلک فھو عاص اثم وبفرض انہ عمل فی ذلک خیرا فمن اخیرہ لایساوی شرہ الاتری ان الشارع صلی اللہ علیہ وسلم اکتفی من الخیر بما تیسر فطم عن جمیع انواع الشر حیث قال اذا امرتکم بامر فاتوا منہ ما استطعتم واذا نھیتکم عن شیء فاجتنبوہ فتامل تعلم ما قررۃ من ان الشر وان قل لا یرخص فی شیء منہ والخیر یکتفی منہ بما تیسر۔ والقسم الثانی سنتہ تشملہ الاحادیث الواردۃ فی الاذکار المخصوصۃ والعامۃ کقول صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم یذکرون اللہ تعالی الاحفتھم الملائکۃ وغشیتم الرحمۃ ونزلت علیھم

السكينة وذكرهم الله تعالىٰ فى من عنده رواه مسلم وروى ايضًا انه صلى الله عليه وسلم قال لقوم جلسوا يذكرون الله تعالىٰ ويحمدونه على ان هداهم للاسلام اتانى جبريل عليه الصلوٰة والسلام فاخبرنى ان الله تعالىٰ يباهى بكم الملائكة وفى الحديثين اوضح دليل على فضل الاجتماع على الخير والجلوس له وان الجالسين على خير كذلك يباهى الله بهم الملائكة وتنزل عليهم السكينة وتغشاهم الرحمة ويذكرهم الله تعالىٰ بالثناء عليهم بين الملائكة فاى فضائل اجل من هذه۔ وقول السائل نفع الله به وهل الاجتماع للبدع المباحة جائز نعم هو جائز قال العزبن عبدالسلام رحمة الله تعالىٰ البدعة فعل مالم يعهد فى عهد النبى صلى الله عليه وسلم وتنقسم الى خمسة احكام يعنى الوجوب والندب الى اخره وطريق معرفة ذلك ان تعرض البدعة على قواعد الشرع فاى حكم دخلت فيه فهى منه۔ فمن البدع الواجبة تعلم النحو الذى يفهم به القران والسنة ومن البدع المحرمة مذهب نحو القدرية ومن البدع المندوبة احداث نحو "المدارس والاجتماع الصلوٰة التراويح ومن البدع المباحة المصافحة بعد الصلوٰة ومن البدع المكروهة زخرفة المساجد والمصاحف اى بغير الذهب والا فهى محرمة وفى الحديث كلّ بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار فهو محمول على المحرمة لا غير وحيث يحصل فى ذلك الاجتماع لذكرا وصلاة التراويح او نحوها محرم وجب على كل ذى قدرة النهى عن ذلك وعلى غيره الامتناع من حضور ذلك والاصار شريكاً لهم ومن ثم صرح الشيخان بان من المعاصى الجلوس مع الفساق اينا سالهم (فتاوی حدیثیہ صفحہ ۱۱۲)

سوال

ترجمہ فتاویٰ: یہ جو اکثر لوگ اس زمانے میں میلاد و اذکار کرتے ہیں۔ ان کا کیا حکم ہے۔ آیا یہ سنت ہیں یا فضیلت یا بدعت۔ اگر تم کہو کہ یہ فضیلت ہیں تو کیا ان کے فضل

کے بارے میں سلف سے کوئی اثر یا کوئی حدیث وارد ہے کیا مباح بدعت کے لئے جمع ہونا جائز ہے یا نہیں۔ کیا ایسی بدعت جائز ہے جبکہ اس کے سبب سے یا نماز تراویح کے سبب سے مردوں اور عورتوں میں میل ملاپ پیدا ہو اور علاوہ اس کے باہمی الفت و گفتگو و مناولت پیدا ہو جو از روئے شریعت ناپسندیدہ ہے۔ اور شرع کا قاعدہ ہے کہ جب فساد نیکی سے بڑھ جائے۔ تو وہ نیکی ممنوع ہوتی ہے نماز تراویح سنت ہے اور اس کے سبب اسباب مذکورہ پیدا ہوتے ہیں تو کیا لوگ نماز تراویح سے منع کیے جائیں یا یہ مضر نہیں۔

جواب

میلاد و اذکار جو ہمارے ہاں کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر نیکی (مثلاً صدقہ و ذکر و درود شریف و مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور برائی بلکہ برائیوں پر مشتمل ہیں۔ اگر صرف عورتوں کا اجنبی مردوں کو دیکھنا ہو تو یہی برائی کافی ہے اور ان میں سے بعض میں کوئی برائی نہیں مگر ایسے میلاد قلیل و نادر ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قسم اول ممنوع ہے کیونکہ یہ قاعدہ مشہور و مقرر ہے کہ مفاسد کا دفعیہ مصالح کی تحصیل پر مقدم ہے۔ پس جس شخص کو ایسے میلاد و اذکار میں جسے وہ کرتا ہے وقوع شر کا علم ہو وہ عاصی اور گنہگار ہے۔ بالفرض اگر وہ ان میں نیکی کرے تو بعض دفعہ اس کی نیکی اس کی بدی کے برابر نہیں ہوتی کیا تو نہیں دیکھتا کہ شارع صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی میں تو اسی قدر پر کفایت کی جو ہو سکے اور برائی کے تمام انواع سے منع فرمایا۔ چنانچہ یوں ارشاد فرمایا۔

اذا امرتكم بامر فاتوا منه ما استطعتم واذا نهيتكم عن شىء فاجتنبوه (جس وقت میں تم کو کسی امر کا حکم دوں تو اس سے کرو جو کر سکتے ہو اور جس وقت میں تم کو کسی امر سے منع کروں تو اس سے باز رہو) پس تو اس پر غور کر تجھے معلوم ہو جائے گا۔ جو میں نے کہا کہ برائی خواہ کتنی ہی کم ہو اس کی کسی قسم کی اجازت نہیں ہو سکتی اور نیکی کافی ہے جتنی ہو سکے اور قسم ثانی سنت ہے اور مندرج ہے ان احادیث میں جو خاص و عام اذکار کے بارے میں آئی ہیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ جو لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ فرشتے ان کا اکرام کرتے ہیں اور رحمت ان کو گھیر لیتی

ہے اور ان پر سکون ووقار نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی بارگاہ کے فرشتوں میں یاد کرتا ہے۔اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جو بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے تھے اور اس کا شکر کرتے تھے کہ اس نے ان کو ہدایتِ اسلام کی، فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں تم پر فخر کرتا ہے۔

ان دونوں حدیثوں میں اس امر کی نہایت واضح دلیل ہے کہ خیر کے لئے جمع ہونا اور بیٹھنا نیک کام ہے اور اس طرح خیر کے لئے بیٹھنے والوں پر اللہ تعالیٰ فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور ان پر سکون ووقار نازل ہوتا ہے اور ان کو رحمت گھیر لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کو ثنا سے یاد کرتا ہے۔پس اس سے بڑھ کر اور کونسی فضیلت ہے۔

رہا سائل کا یہ قول (اللہ اس سے نفع دے) کہ آیا مباح بدعتوں کے لئے جمع ہونا جائز ہے۔سو اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں جائز ہے۔عزبن سلام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بدعت سے مراد اس شے کا کرنا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ تھی اور بدعت کے پانچ حکم ہیں یعنی وجوب استحباب الخ اور اس کی پہچان کا طریق یہ ہے کہ بدعت کو شرع کے قاعدوں پر پیش کیا جائے پس جس حکم میں یہ بدعت داخل ہو وہی اس کا حکم ہے۔چنانچہ واجب بدعتوں میں سے ہے علم نحو کا سیکھنا کہ اس کے ذریعہ قرآن وحدیث سمجھا جائے۔اور حرام بدعتوں میں سے ہے قدریہ جیسے فرقہ کا مذہب۔اور مستحب بدعتوں میں سے ہے مدارس وغیرہ کا بنانا اور نماز تراویح کے لئے جمع ہونا اور مباح بدعتوں میں سے ہے نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور مکروہ بدعتوں میں سے ہے مساجد ومصاحف کا آراستہ ومزین کرنا یعنی سونے کے سوا اور اشیاء سے کیونکہ اگر سونے کے ساتھ ہو تو حرام ہے۔

اور حدیث مبارک میں جو ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں ہے سو یہ حرام بدعت پر محمول ہے نہ کہ دیگر اقسام بدعت پر اور جب ذکر یا نماز تراویح

وغیرہ کے لئے جمع ہونے میں کوئی حرام امر پیدا ہو۔تو صاحبِ قدرت پر واجب ہے کہ لوگوں کو اس سے منع کرے اور اگر صاحبِ قدرت نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ ایسے اجتماع میں حاضر نہ ہو ورنہ وہ بھی گناہ میں ان کا شریک ہوگا۔اسی وجہ سے شیخین نے تصریح فرمائی ہے کہ فاسقوں کے ساتھ الفت سے بیٹھنا بھی گناہ ہے انتہی۔

اس مقام پر اتنا اور عرض کر دینا ضروری ہے کہ مجالس میلاد میں بے اصل قصے بیان نہ کئے جائیں بلکہ کوئی مستند مولود پڑھا جائے۔جہاں تک مجھے معلوم ہے مولود برزنجی سب سے عمدہ ہے اور عرب شریف میں یہی پڑھا جاتا ہے۔علامہ نبہانی نے جواہر البحار میں اس کی نسبت لکھا ہے۔ لیس له نظیر۔نظر بریں انجمن نعمانیہ لاہور نے یہ مولود شریف مع ترجمہ اردو وحواشی طبع کرا دیا ہے اور اس کا نام مولود بےنظیر رکھا ہے۔میلاد کے خاتمہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھنا چاہئے۔بطور نمونہ ایک سلام یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

سلام

یا نبی سلام علیک　　یارسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک
نامِ نامی حرزِ جاں ہے　　چارۂ دردِ نہاں ہے
دمبدم وردِ زباں ہے　　صلوات اللہ علیک
دو جہاں کے آپ سرور　　آپ کا مداح ہے داور
کون ہے ایسا پیمبر　　صلوات اللہ علیک
کس کو یہ رتبہ ملا ہے　　نام کس کا مصطفیٰ ہے
کس کا عاشق کبریا ہے　　صلوات اللہ علیک
کس کے قبضہ میں ہے کوثر　　ہے خدا کا پیار کس پر
کون ہے محبوب داور　　صلوات اللہ علیک
کس کو خالق نے بلایا　　کس نے ہے یہ رتبہ پایا

کس پہ ہے قرآن آیا　　صلوات اللہ علیک
شافعِ محشر تمہیں ہو　　دین کے رہبر تمہیں ہو
خاص پیغمبر تمہیں ہو　　صلوات اللہ علیک
رہنماؤ پیشوا ہو　　سر بسر نورِ خدا ہو
تم تو شاہِ دوسرا ہو　　صلوات اللہ علیک
گرچہ عصیاں کی ہے کثرت　　غم نہیں ہے روزِ قیامت
واں تو ہوں گے آپ حضرت　　صلوات اللہ علیک
واسطہ آلِ عبا کا　　صدقہ حضرت فاطمہ کا
غم نہ ہو روز جزا کا　　صلوات اللہ علیک
میرے مولیٰ میرے آقا　　آپ ہی کا ہے بھروسا
حشر میں رہ جائے پردہ　　صلوات اللہ علیک
آپ ہی شمس الضحیٰ ہیں　　آپ ہی بدرالدجیٰ ہیں
آپ محبوبِ خدا ہیں　　صلوات اللہ علیک
چاند سورج اور ستارے　　آپ پر صدقے او تارے
جان ودل دونوں کو وارے　　صلوات اللہ علیک
اب نہیں اٹھتے یہ صدمے　　دل ہوا ہے ٹکڑے ٹکڑے
آپ کی صورت کے صدقے　　صلوات اللہ علیک
آپ کی فرقت نے مارا　　بس یہی ہے اس کا چارا
اب زیارت ہو خدارا　　صلوات اللہ علیک
آپ پر قربان جاؤں　　ایک دم جو دیکھ پاؤں
حالِ دل سب کہہ سناؤں　　صلوات اللہ علیک
خواب میں گر آپ آتے　　صورتِ انور دکھاتے
ہجر کے غم سے چھڑاتے　　صلوات اللہ علیک

روضۂ احمد پہ جا کر　　یہ پیامِ شوخ مضطر
اے صبا کہنا مقرر　　صلوات اللہ علیک
یا نبی سلام علیک　　یارسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

میں چاہتا تھا کہ خاتمہ پر کچھ نعتیں درج کرتا مگر بخوف طوالت ایک غزل فارسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

مرحبا سیّد مکی مدنی العربی　　دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
منِ بیدل بجمال تو عجب حیرانم　　اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر　　اے قریشی لقبی ہاشمی ومطلبی
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را　　زانکہ از آدم وعالم تو چہ عالی نسبی
ماہمہ تشنہ لبانیم وتوئی آبحیات　　رحم فرما زحد میگزرد تشنہ لبی
شب معراج عروج تو از افلاک گذشت　　بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور　　زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی
نخل بستان مدینہ زتو سر سبز مدام　　زاں شدہ شہرہ آفاق بشیریں رطبی
نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم　　زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی
عاصیا نیم زمانیکی اعمال مپرس　　سوئے ماروئے شفاعت بکن از بے سببی
بردر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز　　رومی وطوسی وہندی حلبی وعربی
سیّدی انت حبیبی وطبیب عللی　　آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

ھھنا تم الکتاب بعون الملک الوھاب
واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰة
والسلام علی سیّدنا ومولانا محمد وعلی الہٖ
واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین

مصطفےٰ فاؤنڈیشن لاہور چھاؤنی

کے زیرِ اہتمام

مصطفےٰ لائبریری

یہاں پر ہر شعبۂ زندگی سے متعلق کتب موجود ہیں مثلاً قرآنیات، تفاسیر، احادیث، سیرت طیبہ، فقہ، ردِعقائدِ باطلہ، تاریخی و اصلاحی ناول طبی انسائیکلوپیڈیا، اسلامیات، فتویٰ جات، سوانحی لٹریچر، حکایات اور رضویات کے علاوہ اخبارات اور رسائل و جرائد عوام الناس کے مطالعہ کے لئے بلا معاوضہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دروسِ قرآن و حدیث، تلاوت، نعت خوانی اور علماء کرام کی تقاریر پر مشتمل کیسٹیں بھی موجود ہیں۔

خالصتاً دینی بنیادوں پر ایک پرائیویٹ ہائی سکول قائم کیا گیا ہے جس میں مستحق طلبہ کو مفت تعلیم، یتیم بچوں کو مفت کتب اور تعلیم و تربیت کا عمدہ اہتمام موجود ہے۔

مصطفےٰ لائبریری کی دو شاخیں، ایک ٹنڈو محمد خان (سندھ) اور دوسری جاتی چوک بدین روڈ دیوان سٹی ضلع ٹھٹھہ (سندھ) میں بھی قائم کر دی گئی ہیں۔

مصطفےٰ لائبریری ایک کنال رقبے پر قائم کی گئی جس میں ایک بڑا ہال بھی ہے جہاں ماہانہ درسِ قرآن، درسِ حدیث اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اہم دینی لٹریچر کے علاوہ محبت رسول ﷺ سے لبریز ایک ضخیم کتاب صلوا علیہ وسلموا تسلیما شاندار انداز میں چھپ کر مفت تقسیم ہو چکی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی جلد شائع کیا جائے گا۔

نوٹ

لائبریری میں روزِ اول سے اب تک اخبارات اور رسائل و جرائد جلدوں کی صورت میں محفوظ ہیں

اوقات لائبریری صبح 9 تا 11 بجے عصر تا عشاء

ماہانہ مفت میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے

مصطفےٰ لائبریری: 161-فاروق کالونی، والٹن روڈ لاہور کینٹ

فون نمبر: 5820659,5824921

موبائل: 0300 - 4273421